الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 16 — جمعۃ المبارک 20 / مارچ 2009ء — 23 / ربیع الاول 1430 ہجری قمری — 20 / امان 1388 ہجری شمسی — شمارہ 12

نزول ابن مریم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ ٔقدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی ختم کریں گے (یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا)۔ اسی طرح وہ مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔

’’یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا۔ اور اُن کی تعہّدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور ان کا ہمنشین، اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیّوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے‘‘۔

(’کشتی نوح‘۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19۔ مطبوعہ لندن)

اداریہ

تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ حقیقت میں احمدی بن جاؤ

آج سے 120 سال قبل 23/ مارچ 1889ء کو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کی بنیاد رکھی اور پھر زندگی بھر اپنی قدسی تاثیرات اور تعلیم کتاب و حکمت اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس جماعت کی تربیت اور استحکام کی نہایت ہی شاندار اور مقبول مساعی فرمائیں اور خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس جماعت کو اپنے بعد خلافت کے قیام کی بشارات عطا فرمائیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ 120 سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی زیر نگرانی یہ جماعت ایک تسلسل کے ساتھ اصلاح نفس اور تبلیغ و استحکام اسلام کے عظیم الشان اور پُرامن جہاد میں مصروف ہے۔ خلفائے مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تعلیمات اور ہدایات کی روشنی میں جماعت کے اندر متعدد ایسی تحریکات اور نظام قائم فرمائے ہیں جن کے نتیجہ میں جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اور من حیث الجماعت خلافت احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ کو غیروں سے ایک نمایاں امتیاز اور فرقان حاصل ہے اور وہ بحیثیت مجموعی اپنی اخلاقی قوتوں کے اظہار اور مخلوق خدائی ہمدردی اور خدائے تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لئے مجاہدانہ مساعی کی وجہ سے دنیا بھر میں ایک خاص عزت واحترام رکھتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپؑ کے بعد بشارات نبوی کے مطابق قائم ہونے والے نظام خلافت علی منہاج النبوۃ کے منکر اور مکذب ہیں ان کی زبوں حالی اور پراگندگی اور انتشار اور ذلّت وادبار بھی سب پر عیاں ہے۔

جماعت احمدیہ میں ہر سال 23/ مارچ کے دن کو ’’یوم مسیح موعودؑ‘‘ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اور اس روز خاص طور پر جلسے منعقد کئے جاتے ہیں جن میں اس جماعت کے قیام کی غرض وغایت اور اس سلسلہ سے وابستگی کے نتیجہ میں افراد جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی یاددہانی کروائی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی حقانیت، اس کی ترقی و اقبال کا تذکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے ذیل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین ہیں اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بحیثیت احمدی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ حقیقت میں احمدی بن جائیں اور ’’خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں‘‘۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔ یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں۔ اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے۔ مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا...... مگر عیسیٰ جمالی رنگ میں آیا تھا۔ اور فروتنی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دئے اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا۔ پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمدؐ کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔

سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضاء کے بنایا۔ سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو اور کوئی چھل اور دھوکہ تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمدؐ کے مظہر ہو۔ سو چاہئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 446. اربعین نمبر 4)

’’احمد تو اس کو کہتے ہیں کہ خدا کی بہت تعریف کرنے والا ہو۔ اور جو شخص کسی کی بہت تعریف کرتا ہے وہ اپنے لئے وہی خُلق پسند کرتا ہے جو اس میں ہیں اور چاہتا ہے وہ خُلق اس میں ہوں۔ پس تم کیونکر سچے احمد یا حامد ٹھہر سکتے ہو جبکہ اس خُلق کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ حقیقت میں احمدی بن جاؤ‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 447. اربعین نمبر 4)

’’اِس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اسم محمدؐ جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسمِ احمدؐ جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔

سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسمِ احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا۔ اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں‘‘۔

’’سو اے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو...... خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلّی ان کے دلوں سے نکل جائے اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا ان کا ہو جائے۔ اے قادر و کریم تو ایسا ہی کر‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 528-527. تریاق القلوب)

(نصیر احمد قمر)

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت ۔۔۔ دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت ۔۔۔ کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
مسلمانوں پہ تب اِدبار آیا ۔۔۔ کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سُلایا ۔۔۔ مسیحا کو فلک پر ہے چڑھایا
یہ توہیں کرکے پھل ویسا ہی پایا ۔۔۔ اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بُلایا ۔۔۔ کہ سوچو عزتِ خیرالبرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
کوئی مُردوں میں کیونکر راہ پاوے ۔۔۔ مرے تب بے گماں مُردوں میں جاوے
خدا عیسیٰ کو کیوں مُردوں سے لاوے ۔۔۔ وہ خود کیوں مُہرِ ختمیّت مٹاوے
کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے ۔۔۔ کوئی اک نام ہی ہم کو بتاوے
تمہیں کس نے یہ تعلیمِ خطا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات ۔۔۔ معمّہ کھُل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات ۔۔۔ زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات ۔۔۔ خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا ۔۔۔ خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا ۔۔۔ صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی
خدا کا ہم پہ بس لُطف و کرم ہے ۔۔۔ وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیاں اب محترم ہے ۔۔۔ ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے ۔۔۔ حسد سے دشمنوں کی پُشت خم ہے
سنو اب وقت توحیدِ اتم ہے ۔۔۔ ستم اب مائلِ مُلکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی ۔۔۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر34

انگریزی وجرمن ترجمہ قرآن کریم اور عربی اخبارات کا خراج تحسین

✿......مشہور اخبار ''النصر'' میں لکھا ہے کہ:

''جماعت احمدیہ نے امریکہ اور یورپ کے براعظموں میں ثقافت اسلامیہ کی اشاعت کا نمایاں کام کیا ہے اور یہ کام لگاتار مبلغین کی روانگی سے ہو رہا ہے اور مختلف کتب و اشتہارات کی اشاعت سے بھی جن کے ذریعہ فضائل اسلام اور حضرت رسول کریم ﷺ کی صداقت کو بیان کیا جاتا ہے۔

ہمیں قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ہے یہ ترجمہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ کی زیرنگرانی کیا گیا ہے۔ترجمہ قرآن مجید جاذب نظر اور ناظرین کے لئے قرۃ العیون ہے۔ یہ ترجمہ بلند پایہ خیالات کا حامل ہے۔کاغذ نہایت عمدہ ہے قرآنی آیات ایک کالم میں درج ہیں اور دوسرے کالم میں بالمقابل ان کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ بعدازاں مفصل تفسیر کی گئی ہے۔مطالعہ کرنے والا ان تفاسیر جدیدہ میں مستشرقین اور یورپین معاندین کے اعتراضات کے مفصل جوابات پاتا ہے...... یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس ترجمہ کے ساتھ حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرت بھی تحریر فرمائی ہے اور یہ سیرت وترجمہ بے نظیر ہیں۔

(روزنامہ ''النصر'' 16ستمبر 1948ء)''

3۔''الاخبار'' (دمشق) نے مندرجہ ذیل عنوان سے خبر شائع کی:۔

''جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اپنی مثال آپ ہے۔''

(الفضل 28 نبوت 1327ہش بمطابق 28/نومبر صفحہ 5 سے ماخوذ از مضمون شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 675-676)

✿......**اخبار ''وكالة الأنباء العربية'' نے لکھا:**

''والترجمة الإنكليزية تفوق كل ترجمة سبقتها من حيث الإتقان وجودة الورقة والطبع والانسجام وصدق الترجمة الحرفية وتفسيرها تفسيرا مسهبا بأسلوب جديد يدل على علم غزيز وإطلاع واسع على حقائق الدين الإسلامي الحنيف وتعاليمه السامية۔ والكتاب الثمين فى مجموعه دفاع عن الإسلام وردٌّ على خصومه وخاصة المستشرقين، يبطل مزاعمهم بأسلوب علمي رائع---

ومما يجدر ذكره بأن المسز ''زمرمان'' الكاتبة الهولندية المعروفة قامت بترجمة القرآن المجيد من الإنكليزية إلى الهولندية وما كادت تفرغ من ترجمتها حتى كانت قد اعتنقت الإسلام۔''

(''وكالة الأنباء العربية'' عمان والقاهرة عدد 1/205 تاريخ 6/2/1949)

یعنی یہ انگریزی ترجمہ، ترجمانی کی اعلیٰ درجہ کی مہارت، طباعت کی نفاست اور چھپائی کے لئے استعمال ہونے والے کاغذ کی کوالٹی، لفظی ترجمہ کی صحت اور اصل نص کے مفہوم کے ساتھ موافقت، نیز جدید انداز کی مفصل تفسیر کے لحاظ سے گزشتہ تمام تراجم پر سبقت لے گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ مترجم کے گہرے علم اور دین اسلام کے حقائق اور اس کی بلند مرتبت تعالیم کے بارہ میں وسعت اطلاع پر دلالت کرتا ہے۔

یہ نہایت قیمتی کتاب مجموعی طور پر اسلام کے دفاع سے عبارت ہے اور دشمنان اسلام اور مستشرقین کے اعتراضات کا اعلیٰ پیرایہ اور علمی انداز میں ردّ اور بطلان ہے............۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ہالینڈ کی معروف مصنفہ مسز زمرمان جب ڈچ زبان میں اسکا ترجمہ کرنے لگیں تو ترجمہ مکمل کرنے کے ساتھ ہی وہ مسلمان بھی ہوگئیں۔

اخبار ''الأردن'' نے لکھا:

''بدأ الناس يعجبون (بالرغم من أنهماكهم فى أمور دنياهم) بنشاط الحركة الأحمدية وجهادها لنشر الإسلام فى القارات الخمس۔ ومن أعظم ما قام به الأحمديون فى السنوات التى تلت الحرب ترجمتهم القرآن المجيد للغات الأجنبية الحية كالإنكليزية والألمانية والأفرنسية والروسية والإيطالية والأسبانية وغيرها، تحت إرشاد إمام الجماعة الأحمدية حضرة ميرزا بشير الدين محمود أحمد---

وإن المطالع لهذا التفسير الجديد يرى أن حضرة إمام الجماعة الأحمدية فى دفاعه عن الإسلام إنما يدافع عن الدين الحيّ الذى يجد الناس كافة فيه السبيل القاصد للقاء ربهم وخاصة فى الوقت الذى تعددت الطرق على السالكين فابتعدوا بها عنه---

ولإتمام الفائدة ألحق هذه الترجمة النفيسة بسيرة مسهبة للنبى ﷺ بقلمه، فجاءت هذه السيرة غاية فى الإتقان والأسلوب والمواضيع''۔

(''الأردن'' عمان تاريخ 21/11/1948)

لوگ اپنے دنیاوی امور میں مصروف ومشغول ہونے کے باوجود جماعت احمدیہ کی مساعی اور پانچوں براعظموں میں اسلام پھیلانے کے سلسلہ میں اسکے جہاد کو سراہنے لگے ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے کاموں میں سے ایک عظیم کام جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے زیر نگرانی قرآن کریم کا کئی عالمی زبانوں میں ترجمہ وتفسیر ہے۔جن میں انگریزی، جرمن، فرانسیسی، روسی، اطالوی، سپینش وغیرہ شامل ہیں۔

اس نئی تفسیر کا مطالعہ کرنے والا ضرور دیکھے گا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اسلام کے دفاع میں درحقیقت اس زندہ دین کا دفاع کررہے ہوتے ہیں جو تمام انسانیت کو اپنے رب سے وصال کے طریق بتاتا ہے، خصوصًا ایسے وقت میں جبکہ سالکین کے متعدد طریق سامنے آئے ہیں جن پر چل کر وہ درحقیقت زندہ خدا سے قریب ہونے کی بجائے دور ہوگئے ہیں۔

مترجم نے فائدہ عام کی خاطر اپنے قلم سے اس نفیس ترجمہ کے ساتھ مفصل سیرت النبی ﷺ بھی شامل کردی ہے۔ جو مہارت وباریک بینی، مسحور کن انداز اور ترتیب مواضیع کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی سیرت کہلانے کی مستحق ہے۔

✿......**'جامعۃ الأزہر' کے زیر نگرانی شائع ہونے والے ''مجلة الأزهر'' نے ''نقد الكتب ..القرآن المقدس'' کے عنوان کے تحت ڈاکٹر محمد عبد اللہ ماضی کا جماعت کے تراجم قرآن کریم پر ریویو شائع کیا ہے' جسکا کچھ حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے، لکھتے ہیں:**

''هذه الترجمة أو هذا الكتاب يحتوى على مقدمة مفصلة وعلى ترجمة معانى القرآن باللغة الألمانية۔ والمقدمة كتبها رئيس الطائفة الأحمدية الحالى حضرة ميرزا بشير الدين محمود أحمد۔

أما الترجمة نفسها فقد اختبرتها فى مواضع مختلفة وفى كثير من الآيات فى مختلف السور، فوجدتها من خير الترجمات التى ظهرت للقرآن الكريم فى أسلوب دقيق محتاط، ومحاولة بارعة لأداء المعنى الذى يدل عليه التعبير العربى المنزّل لآيات القرآن الكريم۔ وقد نبّه المترجم إلى أنه ليس فى الاستطاعة نقلُ ما يؤديه الأسلوب العربى المحكم من الروعة البلاغية وسمات الإعجاز التى هى من خصائص القرآن إلى لغة أخرى، فهى خصائص انفرد بها كتاب الله المنزل فى أسلوبه العربى الذى نزل به من عند الله على نبيه المرسل، والذى لا تبديل فيه ولا تحريف، فهو يمثل كلام الله فى معناه وفى مبناه۔ ولهذا فمن باب الاحتياط جُعل النص العربى بجوار الترجمة الألمانية حتى يستطيع القارئ أن يقارن ويختار بنفسه المعنى الذى تطمئن نفسه إلى صحته۔

وعلى وجه الخصوص اختبرتُ ترجمة الآيات التى تتعلق بالقتال والجهاد فى سبيل الله بحثا عما عساه يكون قد ضمّن الترجمة مما يتصل بما يراه الأحمديه فى الجهاد ويخالفون به جماعة المسلمين حيث إنهم يقولون: ''إن الجهاد يجب ألا يقوم على امتشاق الحسام بل يجب أن يقوم على وسائل سلمية---

اختبرت ترجمة هذه الآيات المشار إليها فوجدتها سليمة لا تتضمن أدنى الإشارت إلى هذا الذى كنت أخشى أن تتضمنه۔

وفى المقدمة أورد كاتبها بحوثا إسلامية فلسفية قيمة وقسمها إلى قسمَين: تحدث فى القسم الأول منها عن حاجة البشرية التى اقتضت نزولَ القرآن وبين أن الإسلام كان من تعاليمه وحدة الإله، وكان من عوامل توحيد البشرية۔ فذكر أنه لما ارتقت البشرية وأصبح الناس على اتصال يكوّنون جماعة واحدة، أصبحوا فى حاجة إلى تعاليم سماوية شاملة، تشمل الناس جميعا، وتصلح لهم فى كل زمان ومكان، وتدلّهم على قدرة الله وعظمة رب الناس كافة، فكان القرآن هو الذى أدى تلك الرسالة جميعها----

وفى القسم الثانى من المقدمة كان الحديث عن بناء القرآن فذكر المؤلف ما سبق أن تعرض له من بيان أن القرآن هو الكتاب المقدس الذى يمثل كلام الله المنزل والذى حفظه الله من كل تحريف وتبديل، وتحدث فى هذا الصدد عن المحافظة على القرآن بكل الوسائل المختلفة فى عهد الرسول من كتابة الوحى وتقييده ومن وعى الحفاظ له۔ وتحدث كذلك عن ترتيب الآيات والسور مبينا أن ذلك كان بوحى من الله نزل على نبيه۔ -----

وإذا صرفنا النظر عن بعض التلميحات العامة غير الصريحة المتصلة بمذهب الأحمدية فى الجهاد ---فإننا نجد أن المقدمة بقسميها اشتملت فى الجملة على بحوث إسلامية رائعة ونقلت صورة من الأفكار والتعاليم الإسلامية المتعلقة بالقرآن فى ثوب وإطار إسلامى إلى اللغة الألمانية---

ولكن نعم ولكن، مع الأسف الشديد ختمت هذه المقدمة بفصل عن المسيح المنتظر (مرزا غلام أحمد)--- وحبذا لو كان من المستطاع فصل هذا الجزء الأخير عن الترجمة وعن المقدمة، والعمل على نشرها دون هذا الجزء فإنه لو أمكن ذلك لكان فيه خير كثير۔'' **(مجلة الأزهر الجزء الثامن، المجلد الثلاثون القاهرة فبراير سنة ١٩٥٩)**

یہ ترجمہ یا یہ کتاب ایک مفصل مقدمہ اور جرمن زبان میں ترجمہ وتفسیر قرآن پر مشتمل ہے۔یہ مقدمہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا رقم فرمودہ ہے۔

جہاں تک ترجمہ کا تعلق ہے تو میں نے مختلف سورتوں کی بہت سی آیات کے ترجمہ کو مختلف مقامات پر چیک کیا ہے اور اسے قرآن کریم کے منظر عام پر آنے والے جملہ تراجم میں سے بہترین ترجمہ پایا ہے جو نہایت باریک بینی اور احتیاط سے کیا گیا ہے، اور قرآن کریم کی نازل شدہ آیات کے عربی محاورہ کا قریب ترین مفہوم ادا کرنے کی ایک قابل قدر کوشش ہے۔مترجم نے اس بات کی طرف خاص طور پر اشارہ کیا ہے کہ عربی زبان کے نہایت محکم اور غایت درجہ کے بلاغت اور اعجاز کی خصوصیات کے حامل محاورہ کا من وعن ترجمہ دوسری زبان میں ادا کرنا تقریبا محال ہے۔کیونکہ یہ وہ خصوصیات ہیں جو عربی زبان و اسلوب میں خدا کی طرف سے نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کریم کا ہی خاصہ ہیں جس میں نہ کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے نہ تحریف، کیونکہ وہ لفظاً ومعنیً خدا کا کلام ہے۔اس بات کے پیش نظر جرمن ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی عربی نص کو بھی رکھا گیا ہے۔تا کہ پڑھنے والا خود ہی موازنہ کر کے وہ معنی اخذ کرلے جس کی صحت کے بارہ میں اسکی طبیعت میں اطمینان پیدا ہوتا ہو۔

میں نے ان آیات کا ترجمہ بالخصوص چیک کیا جو قتال اور جہاد فی سبیل اللہ سے متعلق ہیں، کہ شاید اس ترجمہ میں ایسے افکار کی آمیزش ہو جو جماعت احمدیہ جہاد کے بارہ میں رکھتی ہے اور جس میں جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں سے اختلاف رکھتی ہے۔کیونکہ وہ کہتی ہے کہ جہاد تیر وتفنگ سے نہیں بلکہ پرامن وسائل کے ساتھ ہونا

چاہئے۔ چنانچہ میں نے ان مذکورہ بالا آیات کا ترجمہ چیک کیا تو اسے بالکل درست پایا اور اس میں جس بات کا مجھے ڈر تھا اسکا ادنیٰ اشارہ بھی نہ پایا۔

مقدمہ میں مؤلف نے فلسفیانہ رنگ میں بلند پایہ اسلامی بحوث درج کی ہیں اور اسے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے پہلی قسم میں دنیا کی اس طبعی ضرورت کا بیان کیا ہے جو نزول قرآن کی متقاضی تھی۔ اور یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کی تعالیم کا جزو اعظم خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے جو کہ تمام بنی نوع انسان کی توحید کا ضامن ہے۔ اور جب انسانی ارتقاء ہوا تو لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات استوار کرنے لگے اور ایک جماعت کی تشکیل کے لئے کوشاں ہو گئے۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ ایک مکمل آسمانی تعلیم کے محتاج تھے جو تمام انسانوں کے لئے ہو اور ہر زمان و مکان کے لئے ہو۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسکی عظمت پر اطلاع دے۔ چنانچہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے ان تمام ضرورتوں کو پورا کیا اور یہ کام سرانجام دیا۔

مقدمہ کی دوسری قسم میں مؤلف نے قرآن کریم کی محکم بناوٹ اور گزشتہ کتب اور انکی حالت کے بارہ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ کہ قرآن کریم ہی وہ مقدس کتاب ہے جو درحقیقت خدا تعالیٰ کا نازل ہونے والا کلام ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی تحریف و تبدیل سے محفوظ رکھا ہے۔ اس ضمن میں مؤلف نے نبی کریم ﷺ کے عہد باسعادت میں مختلف وسائل سے قرآن کریم کے محفوظ رہنے کا ذکر بھی کیا ہے جن میں کتابت وحی اور مختلف حفاظ کے ذریعہ اسکا محفوظ ہونا شامل ہے۔ اسی طرح ترتیب آیات و سور کے ضمن میں مؤلف نے لکھا ہے کہ یہ سب کچھ نبی کریم ﷺ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی کے مطابق تھا۔

اگر ان بعض خفیف اور غیر واضح قسم کے اشارات سے صرف نظر سے کام لیا جائے جو احمدیت کے تصورِ جہاد سے متعلق ہیں تو ہمارا خیال ہے کہ یہ مقدمہ اپنی دونوں اقسام کے ساتھ نہایت مفید اور بے مثال اسلامی بحوث پر مشتمل ہے اور جرمن زبان میں قرآن کریم سے متعلق اسلامی تعالیم اور افکار کی ایک حسین صورت پیش کرتا ہے..........۔

ہاں مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ مقدمہ آخر پر مسیح منتظر (مرزا غلام احمد) کے بارہ میں ایک باب پر ختم ہوتا ہے.......... اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر اس باب کو اس ترجمہ اور مقدمہ سے الگ کر کے شائع کیا جاتا۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جاتا تو یہ بہت ہی مفید ہوتا۔

احمدیت اسلام کا روشن مستقبل

✿...... رسالہ "ھافوعیل ما تصعیر" ''تل ابیب'' نے 25/مارچ 1953ء کو لکھا:

''لا شک أن للاحمدية فی تاريخ الإسلام فضل '' یعنی بلاشبہ تحریک احمدیت کو تاریخ اسلام میں خصوصی مقام حاصل ہے۔

✿...... الحاج عبدالوہاب العسکری (بغداد کے صحافی) لکھتے ہیں:

''جماعت احمدیہ نے دین اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان میں تبلیغی لحاظ سے وہ ساری دنیا پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں۔...... یہ لوگ اعلائے کلمۃ الدین کے لئے ہر قسم کے ممکن ذرائع اختیار کرتے ہیں اور ان کے بڑے بڑے کارناموں میں سے محکمہ تبشیر ایک بہت بڑا کارنامہ ہے نیز وہ مسجدیں ہیں جو انہوں نے امریکہ، افریقہ اور یورپ کے مختلف شہروں میں بنائی ہیں اور یہ وہ سنت ناطقہ ہے جس کو لے کر وہ کھڑے ہوئے ہیں اور اسی کے ذریعہ اسلامی خدمات بجالا رہے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں اسلام کا مستقبل اب روشن ہوگیا ہے۔''

(ماخوذ از مجلة البشری مجلد 46 مارچ 1989، تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ 532-533)

عبدالوہاب العسکری کی ربوہ میں آمد

الحاج الدکتور عبدالوہاب العسکری (ایڈیٹر ''السلام البغدادیہ'') کا ذکر چلا ہے تو آپ کے ربوہ میں تشریف لانے اور کچھ دیر قیام کرنے کے بارہ میں بھی مختصراً یہیں پہ کچھ درج کرتے جاتے ہیں۔ آپ عراق کی طرف سے مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندہ تھے۔ 1951ء کے شروع میں سلسلہ احمدیہ کے جدید مرکز ربوہ میں تشریف لائے۔ 24/جنوری کو جامعۃ المبشرین میں آپ کے اعزاز میں ایک اہم جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ دمشق نے کی۔ اس جلسہ میں الدکتور عبدالوہاب العسکری نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''تقسیم ملک کے بعد جو تباہی آئی اس سے جس طرح دوسرے مسلمان محفوظ نہیں رہے آپ لوگ بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکے۔ لیکن اتنی بڑی تکالیف کو برداشت کرنے کے بعد اس علاقہ میں آپ جس قسم کی جدوجہد کر رہے ہیں اور اپنی زندگی کا جو ثبوت آپ لوگوں نے پیش کیا ہے وہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے اور مَیں اسے دیکھ کر بہت خوش ہؤا ہوں۔ سبقت کی جو روح آپ لوگوں میں پائی جاتی ہے اور آپ جس تیز رفتاری سے ترقی کر رہے ہیں بلاشک یہ حضرت صاحب المقام الجلیل امام جماعت احمدیہ کی خاص توجہات کا نتیجہ ہے۔''

پھر کہا:۔

''مَیں نے آپ کی جماعت کو بہترین جماعت پایا ہے جو نیکی کا حکم دیتی ہے نماز قائم کرتی ہے زکوٰۃ دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو کچھ انہیں دیا ہے خرچ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرتی ہے۔ ان صفات کی مالک جماعت اس لائق ہے کہ اس کا مستقبل شاندار اور روشن ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔''

(الفضل 7 تبلیغ 1330ہش صفحہ 4)،

(وطن جانے کے بعد الدکتور عبدالوہاب العسکری نے اپنی کتاب ''مشاھداتی فی سماء الشرق'' میں بھی یہی رائے ظاہر کی۔ ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد نمبر 8 صفحہ 140)

کل اور آج میں فرق

ایک وقت تھا جب جماعت احمدیہ کا دفاع اور جہاد اور اسلام کی اشاعت کی مساعی کو قابل قدر نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے ان تراجم قرآن کے بارہ میں علماء یہ رائے رکھتے تھے کہ اس سے بہتر ترجمہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور یہ تفسیر درحقیقت اسلام کے حقیقی دفاع سے عبارت ہے۔ شاید اس وقت انکے پاس اس کے سوا اور کوئی اعتراض نہ تھا کہ ان تراجم و تفاسیر کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر نہ کیا جائے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ کیا جماعت احمدیہ نے اپنا طریق تبلیغ بدل لیا ہے، یا نعوذ باللہ اسلام کی بجائے کسی اور دین کی اشاعت کرنے لگی ہے؟ کیونکہ اگر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تو یہی علماء آج انہی تراجم قرآن کو تحریف، اسی اشاعت اسلام کو تضلیل، اور اسی دفاع اسلام کو نئے دین کا پرچار کیوں قرار دے رہے ہیں۔

جب کوئی منصف حقائق کے آئینے میں ان امور کا تجزیہ کرتا ہے تو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ محض حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی عداوت میں ان لوگوں نے حقائق کو مسخ کیا، جنون کو عقل اور عقل کو جنون قرار دیا، اور اسلام کی سرحدوں کے محافظوں کو غدار کہنے کی جسارت کی ہے۔ ان سے پہلے لوگوں میں کسی قدر حیا اور حقیقت پسندی اور انصاف کا پاس تھا۔ اس لئے انکے تبصرے کسی قدر حقیقت پر مبنی تھے۔ بعد میں آنے والوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب اور عداوت کے پردے ڈال کر حقائق سے پہلو تہی اختیار کی ہے جس کی وجہ سے صوابِ رائے سے محروم ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

أنظر إلى أقوالهم و تناقض
سلب العناد إصابة الآراء

تو ان کی باتوں اور ان میں موجود تضاد کو دیکھ کہ کس طرح دشمنی نے ان سے درست رائے سلب کر لی ہے۔

(باقی آئندہ)

نائیجر سٹیٹ کے شہر منیٰ (Minna) کے قصبہ Kataeregi میں

14 نومبائعین بچوں کی آمین القرآن

(رپورٹ: عبدالخالق نیر۔ مبلغ انچارج نائیجیریا)

قرآن کریم کی تعلیم و تدریس اور اس کی ترویج و اشاعت جماعت احمدیہ کا نصب العین ہے۔ چنانچہ دنیا بھر میں افراد جماعت انفرادی طور پر اور نظام کے تحت بھی اس مقدس فرض کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ بچوں اور نومبائعین کی حوصلہ افزائی کے لئے جب وہ ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کر لیتے ہیں تو تقریب آمین بھی منعقد کی جاتی ہے۔ ایسا ہی ایک اجتماعی آمین کا پروگرام کیتائریگی (Kataeregi) میں عمل میں آیا جہاں 14 نومبائعین کے ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے پر ایک خوبصورت تقریب منعقد کی گئی۔

اجوبا سے 150 کلومیٹر کے فاصلہ پر منی (Minna) نامی شہر نائیجر سٹیٹ کا دارالحکومت ہے۔ منی شہر سے 45 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک قصبہ ہے جس کا نام کیتائریگی (Kataeregi) ہے۔ جہاں ہمارے معلم مکرم اسحاق لیمان صاحب بطور معلم خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اس قصبہ کے ارد گرد 9 جماعتیں قائم ہیں اور یہ سب نومبائعین پر مشتمل ہے۔

مورخہ 14/فروری 2009ء کو آمین القرآن کا پروگرام رکھا گیا۔ اس پروگرام میں ارد گرد کی جماعتوں اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔

سڑک کے قریب جماعت کے پلاٹ میں ٹینٹ لگائے گئے اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ صبح سے ہی بچوں نے نظمیں اور قصیدہ پڑھنا شروع کر دئے۔

صبح گیارہ بجے قبل دوپہر پروگرام شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ کے بعد خاکسار (عبدالخالق نیر) نے ''جماعت احمدیہ اور قرآنی خدمات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد علاقہ کے چیف امام نے اپنی تقریر میں جماعتی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ہماری دعا ہے کہ جماعت پورے علاقہ میں قرآنی تعلیمات کو پھیلا دے۔

نائیجر سٹیٹ کے پیراماؤنٹ چیف Itsu Nupe کی نمائندگی ڈسٹرکٹ ہیڈ الحاجی عبدالرؤوف صاحب نے کی۔ انہوں نے بھی اپنی تقریر میں ہمارے معلم مکرم اسحاق لیمان صاحب کی بہت تعریف کی۔ اور جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے دعائیں دیں۔

اس پروگرام میں 12 دیہات کے چیفس اور آئمہ نے شرکت کی۔ 14 بچوں نے قرآن کریم پڑھ کر سنایا اور بچوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔

پروگرام کی نگرانی علاقہ کے مبلغ مکرم محمود احمد صاحب نے کی۔ پروگرام میں 500 سے زائد احمدی، غیر احمدی مرد و خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔

گزشتہ سال بھی اس علاقہ میں 15 بچوں کی تقریب آمین ہوئی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نومبائعین کو ثبات قدم بخشے اور جماعت کو زیادہ سے زیادہ خدمت قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✿✿✿✿✿✿✿

''نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو''

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی سکھائی گئی ہے اور آپؑ کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے۔

پاکستان کے حالات کے بارہ میں تمام احمدیوں کو اور پاکستانیوں کو خاص طور پر اس دعا کی خصوصی تحریک

آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْھَادِی کے ایمان افروز جلووں کا روح پرور بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 27 رفروری 2009ء بمطابق 27 تبلیغ 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (المائدہ :17)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعہ اُنہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں سلامتی کی راہوں کی طرف ہدایت دیتا ہے اور اپنے اِذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

یہ اسلام کا خدا ہے جس نے 1500 سال پہلے آنحضرت ﷺ کو انتہائی تاریکی کے زمانہ میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ سے یہ اعلان بھی فرما دیا کہ جب پھر تاریکی کا دور آئے گا تو آخرین میں سے بھی تیرا ایک غلام صادق کھڑا کروں گا جو قرآن کریم کی حقیقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا اور اس کے ذریعہ سے پھر دنیا اسلام کی حقیقی تعلیم کو جانے گی۔ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے جو دنیا کی سلامتی اور ہدایت کے لئے ہر زمانہ میں اپنے خاص بندوں کو بھیجتا ہے تا کہ دنیا کو سیدھے راستے کی طرف چلائیں۔لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ سعید فطرتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔ جو ہدایت کی تلاش میں ہوتے ہیں انہیں ہدایت دیتا ہے۔

اس وقت مَیں آنحضرت ﷺ کے زمانے کے اور پھر آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ ہے جو اس زمانہ کے بعض واقعات پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کوشش کرنے والوں کی ان کی کسی نیکی کی وجہ سے ہدایت کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں طفیل بن عمرو ایک معزز انسان اور ایک عقلمند شاعر تھے جب وہ ایک دفعہ ایک مشاعرے کے سلسلہ میں مکّہ آئے (کاروبار کے لئے بھی آیا کرتے تھے تو بہرحال ایک سفر میں مکہ آئے) تو قریش کے بعض لوگوں نے انہیں کہا کہ اے طفیل! آپ ہمارے شہر میں آئے ہیں تو یاد رکھیں کہ اس شخص (یعنی آنحضرت ﷺ کا نام لے کے کہا) نے (نعوذ باللہ) ایک عجیب فتنہ برپا کر رکھا ہے اور اس نے ہماری جمعیت کو منتشر کر دیا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑا دیا، باپ کو بیٹے سے لڑا دیا، ماں بچوں کو علیحدہ کر دیا۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ وہ بڑے جادو بیان ہیں اور اس وجہ سے لوگ ان کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ آپ قوم کے سردار بھی ہیں اس لئے ان سے بچ کے رہیں اور ان کی کوئی بات نہ سنیں۔

جس طرح آج کل کے مولویوں کا بھی یہ حال ہے کہتے ہیں کہ احمدیوں کی کوئی بات نہ سنو۔ان سے بچ کے رہو۔کسی بھی قسم کی مذہبی گفتگو ان سے نہ کرو۔نہیں تو یہ تمہیں اپنے جادو میں پھنسا لیں گے۔اور اسی وجہ سے اب تک 1974ء کی اسمبلی میں جو کارروائی ہوئی تھی اس کو انہوں نے چھپا کے رکھا ہوا ہے کہ اس کارروائی سے پاکستان کے لوگوں پہ،قوم پہ واضح ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور صداقت کیا ہے؟

بہرحال طفیل کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اتنی تاکید کی کہ مَیں نے پکا ارادہ کر لیا کہ مَیں آنحضرت ﷺ کے قریب بھی نہیں پھٹکوں گا اور اس وجہ سے کہ کہیں غیر ارادی طور پر ان کی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے، مَیں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ کہتے ہیں کہ جب مَیں خانہ کعبہ میں پہنچا تو مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ غیر ارادی طور پر یا ارادۃً بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں قریب جا کے کھڑا ہو گیا اور آپؐ کی تلاوت کے چند الفاظ باوجود اس روئی ٹھونسنے کے میرے کان میں پڑ گئے اور مجھے یہ کلام بڑا اچھا لگا۔تو مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ میرا برا ہو کہ مَیں ایک عقلمند شاعر ہوں اور برے بھلے کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آخر اس شخص کی بات سننے میں کیا حرج ہے؟ اگر اچھی بات ہوگی تو مَیں اسے قبول کر لوں گا اور بری ہوگی تو چھوڑ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آخر مجھے عقل دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نیک فطرتوں کی اس طرح راہنمائی فرماتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کچھ دیر مَیں نے انتظار کیا؟ آنحضرت ﷺ عبادت سے فارغ ہوئے اور اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو مَیں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آنحضرت ﷺ جب اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو مَیں نے کہا اے محمد! ﷺ۔ آپؐ کی قوم نے مجھے آپ کے بارے میں یہ یہ کہا ہے کہ بڑے جادو بیان ہیں۔ گھروں میں آپس میں پھوٹ ڈال دی ہے۔ قوم میں لڑائی اور فتنہ وفساد برپا کر دیا ہے اور اتنا ڈرایا ہے کہ مَیں نے اس وجہ سے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی ہے کہ کہیں آپؐ کی کوئی آواز میرے کان میں نہ پڑ جائے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی مجھے آپؐ کا کلام سنوا دیا اور جو میں نے سنا ہے وہ بڑا اعمدہ کلام ہے۔ مجھے اور کچھ بتائیں۔ طفیل کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اسلام کے بارے میں مزید کچھ بتایا اور قرآن شریف پڑھ کے سنایا۔ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! مَیں نے اس سے خوبصورت کلام اور اس سے زیادہ صاف اور سیدھی بات کوئی نہیں دیکھی۔ تو یہ سننے کے بعد پھر مَیں نے اسلام قبول کر لیا اور کلمہ پڑھ لیا۔ پھر مَیں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مَیں قوم کا سردار ہوں اور امید ہے میری قوم میری بات مانے گی۔ مَیں واپس جا کے اپنی قوم کو اسلام کی تبلیغ کروں گا۔ آپؐ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے اور اس کے مقابلے میں مجھے کوئی تائیدی نشان بھی بتائیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے ایک دعا کی اور مَیں اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا۔ روایت میں ہے کہ جب مَیں جا رہا تھا تو ایک گھاٹی پہ پہنچا جہاں آبادی کا آغاز ہوتا ہے۔ مَیں نے جیسے روشنی سی محسوس کی، دیکھا کہ میرے ماتھے پر آنکھ کے درمیان کوئی چیز چمک رہی ہے۔ تو مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ نشان میرے چہرے کے علاوہ کہیں دکھا دے کیونکہ اس سے تو میری قوم والے کہیں گے کہ تمہارا چہرہ بگڑ گیا ہے۔ تو کہتے ہیں وہی روشنی کا نشان میری جو سوٹی تھی یا چابک تھی اس کے سرے پر ظاہر ہوا اور جب مَیں سواری سے اتر رہا تھا تو لوگوں نے اس نشان کو دیکھا۔ بہرحال اپنے قبیلے میں پہنچے۔ انہوں نے کہا اگلے دن میرے والد مجھے ملنے آئے تو مَیں نے کہا کہ میرا اور آپ کا تعلق آج سے ختم ہے، انہوں نے کہا وجہ؟ مَیں نے کہا مَیں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی بیعت میں آ گیا ہوں۔ تو والد نے کہا کہ مجھے بھی بتاؤ کیا ہے؟ مَیں نے انہیں کہا کہ جائیں پہلے غسل کریں۔ وہ غسل کر کے، نہا دھو کے آئے۔ مَیں نے انہیں اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بتایا۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ پھر میری بیوی میرے پاس آئی۔ اس کو بھی میں نے یہی کہا کہ تمہارا میرے سے تعلق ختم ہو گیا ہے اور مَیں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے بھی یہی بات کی۔ اس کو بھی مَیں نے کہا کہ تم پہلے صاف ستھری ہو کے آؤ تا کہ تمہیں اسلام کی تعلیم دوں۔ خیر وہ بھی اسی طرح آئی اور اسلام قبول کر لیا۔

کچھ عرصے بعد پھر انہوں نے اپنی قوم کو بھی تبلیغ شروع کر دی ۔ یہ دوس قبیلہ کے تھے۔لیکن بڑی سخت مخالفت ہوئی۔ یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اورعرض کی کہ قبیلہ تو میری بڑی مخالفت کررہا ہے۔آپؐ میرے قبیلے کےلوگوں کے خلاف بددعا کریں۔تو آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! دوس کے قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔پھر آپ کو فرمایا کہ واپس جائیں اور بڑی نرمی سے اور پیار سے اپنے قبیلے کو تبلیغ کریں۔بہر حال کہتے ہیں مَیں تبلیغ کرتا رہا۔

(السیرة النبویه لابن هشام قصة اسلام الطفیل بن عمر الدوسی صفحه 277-278)

اس عرصہ میں آنحضرت ﷺ مکّہ سے ہجرت کر گئے اور وہاں جاکےبھی کفار مکّہ نے اسلام کے خلاف بڑی شدت سے حملے شروع کر دیئے تو کہتے ہیں کہ جب جنگ احزاب ہوئی تو اس کے بعد میرے قبیلے کے کافی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور بڑی تعداد اسلام میں داخل ہوگئی۔طفیل بن عمرو، جوطفیل بن عمرو دوسی کہلاتے ہیں اس کے بعد پھر یہ 70 خاندانوں کے ساتھ مدینے میں ہجرت کر گئے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

پس ہدایت کی جو دعا آنحضرت ﷺ نے کی اس کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوا تھا۔کئی سالوں کے بعد جاکر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا اور قبیلہ مسلمان ہوگیا۔اس طرح آنحضرت ﷺ نے کبھی جلد بازی سے کام نہیں لیا۔

طائف کے سفر پہ گئے تھے وہاں بھی جب فرشتوں نے پہاڑ گرانے کے لئے کہا تو آنحضرت ﷺ نے ہدایت کی دعا ہی مانگی تھی کہ اس قوم میں سے لوگ ہدایت پائیں گے۔تو یہ تھا آپؐ کا طریقہ۔اسی لئے آپ نے یہ دعا بھی ہمیں سکھائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔

(الشفا لقاضی عیاض جلد اول صفحه 61. الباب الثانی فی تکمیل محاسنه)

یہ دعا اس زمانے کے لئے بھی ہے۔ پڑھتے رہنی چاہئے۔جب آپؑ نے دعویٰ کیا تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت بڑھی ہوئی تھی اور جیسا کہ پیشگوئیوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تائید میں طاعون کا نشان بھی دکھایا۔لیکن جب یہ نشان ظاہر ہوا تو اس وقت باوجود اس کے کہ یہ نشان آپؑ کی تائید میں ظاہر ہوا تھا آپؑ کی طبیعت میں ایک بے چینی اور اضطراب تھا اور لوگوں کی ہمدردی کے جذبہ سے بعض دفعہ آپؑ کی حالت غیر ہوجاتی تھی۔

آپؑ کی دعاؤں کا نقشہ، جس طرح آپؑ قوم کے لئے تڑپ کر دعا کرتے تھے، حضرت شیخ یعقوب علیؓ صاحب عرفانی نے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔کہتے ہیں کہ ان دنوں مَیں بیت الدعا کے اوپر حجرے میں تھا اور اس جگہ کو مَیں خاص طور پر بیت الدعا کے لئے استعمال کیا کرتا تھا اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنا کرتا تھا۔آپؑ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتّہ پانی ہوتا تھا اور آپؑ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے جیسے کوئی عورت دردزہ سے بے قرار ہو۔وہ فرماتے تھے کہ مَیں نے غور سے سنا تو آپؑ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے۔کہ الٰہی! گر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوجائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا؟

یہ خلاصہ اور مفہوم ہے اس روایت کا جو مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کی کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب اور انکار کے باعث ہی آیا تھا مگر آپؑ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر بے چین اور حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے گہری سنسان رات میں تاریکی میں، رو رو کر دعائیں کررہے ہیں جبکہ باقی دنیا آرام سے سو رہی تھی۔تو یہ تھا آپ کا شفقت علی خلق اللہ کا رنگ اور بے نظیر نمونہ۔بہر حال عون کا جو یہ نشان تھا، یہ بھی بہت سوں کے لئے ہدایت کا باعث بنا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیان میں کس طرح بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔فرماتے ہیں کہ:

’’اکثر دلوں پر حُبِّ دنیا کا گرد بیٹھا ہوا ہے۔خدا اس گرد کو اٹھاوے۔خدا اس ظلمت کو دور کرے۔ دنیا بہت ہی بے وفا اور انسان بہت ہی بے بنیاد ہے۔مگر غفلت کی سخت تاریکیوں نے اکثر لوگوں کو اصلیت کے سمجھنے سے محروم رکھا ہے۔..........خداوند کریم سے یہی تمنا ہے کہ اپنے عاجز بندوں کی کامل طور پر دستگیری کرے اور جیسے انہوں نے اپنے گزشتہ زمانہ میں طرح طرح کے زخم اٹھائے ہیں، ویسا ہی ان کو مرہم عطا فرماوے اور ان کو ذلیل اور رسوا کرے جنہوں نے نور کو تاریکی اور تاریکی کو نور سمجھ لیا ہے اور جن کی شوخی حد سے زیادہ بڑھ گئی اور نیز ان لوگوں کو بھی نادم اور منفعل کرے جنہوں نے حضرت احدیت کی توجہ کو جو عین اپنے وقت پر ہوئی غنیمت نہیں سمجھا اور اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ بلکہ جاہلوں کی طرح شک میں پڑے۔سو اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نور محمدی اس زمانے کے اندھیروں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلائیں‘‘۔

(مکتوبات احمدیه جلد اول مکتوب نمبر 5 بنام میر عباس علی صاحب محرره 9/فروری 1883ء).(بحواله سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحه551)

بہر حال آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فریادوں کو قبول فرمایا اور آپؑ کی تائید میں جو نشانات دکھائے اس کے نتیجے بھی ظاہر ہو رہے ہیں اور کس طرح قبولیت احمدیت کے نظارے دکھا رہا ہے۔لوگوں کے دلوں کو کس طرح مائل کرتا ہے اس کے بھی بعض واقعات ہیں۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، مولوی رحیم اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے کہ مولوی رحیم اللہ صاحب اعلیٰ درجہ کے موحّد تھے۔ آپ کو اکثر فقراء اور سجادہ نشینوں کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا مگر سب کو شرک کے کسی نہ کسی رنگ میں ملوث پایا اور آپ کا دل کسی کی بیعت کے لئے آمادہ نہ ہوا۔حتیٰ کہ اخوند صاحب سوات بھی شہرہ سن کر اتنا لمبا سفر طے کر کے وہاں پہنچے اور بیعت کے لئے عرض کی۔اخوند صاحب نے مولوی صاحب کو اپنی صورت کا تصور دل میں رکھنے کی تلقین کی۔اس پر آپ چشم پُرآب ہوگئے اور کہا افسوس میرا اتنا دور دراز کا سفر اختیار کرنا رائیگاں گیا۔اخوند صاحب بھی شرک کی ہی تلقین کرتے ہیں اور پھر بغیر بیعت کئے واپس لوٹے۔

مولوی صاحبؓ صوفی منش اور سادہ طبیعت کے تھے۔طبیعت میں بڑا انکسار تھا۔خلوت پسند تھے۔ عاشق قرآن اور حدیث تھے۔ باخدا بزرگ تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے خاص مناسبت اور عشق تھا۔بہر حال بعد میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آئے تو ان کا یہ حال تھا (جو روایت کرنے والے ہیں، کہتے ہیں) کہ ’’کئی بار نماز پڑھاتے ہوئے عالم بیداری میں آپ کو کشفی حالت طاری ہوئی اور نیز آپ کو حضرت رسول کریم ﷺ اور کئی اور انبیاء کی زیارت بار بار رؤیا وکشوف میں ہوئی۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت آپ پر نہایت عجیب اور بیّن الہام رویاء اور کشف سے واضح ہوئی تھی۔ چنانچہ فرماتے تھے کہ مَیں نے حضرت کے دعاوی کے متعلق استخارہ کیا تو جواب میں ایک ڈولا (یعنی پالکی سی تھی) کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا اور میرے دل میں القاء ہوا کہ حضرت مسیح آسمان سے اتر آئے ہیں۔جب پالکی کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو پایا۔تب مَیں نے بیعت کرلی۔(ماخوذ ازاصحاب احمد جلد اول صفحه 65-66)

پھر خلافت ثانیہ میں فجی کا ایک واقعہ ہے۔

’’جزائر فجی میں احمدیت کے چرچے اور احمدیہ مشن کے قیام سے پہلے وہاں عیسائیت کا بڑا زور تھا اور حضرت عیسیٰؑ کی آسمان سے آمد کے عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح منتظر تھے۔بشیر خان صاحب لکھتے ہیں کہ اس کی وجہ سے میرے دل میں خیال گھر کرنے لگا کہ عیسائیت سچی ہے اور عیسائی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔مَیں ابھی عیسائی نہیں ہوا تھا بلکہ سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے خواب میں ایک نہایت بزرگ انسان ملے۔انہوں نے بڑے جلال سے مجھے فرمایا ’’محمد بشیر ہوش کرو جس شخص کی تمہیں تلاش ہے وہ عیسیٰ یا مسیح ناصری نہیں ہے بلکہ وہ کوئی اور ہے اور دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے‘‘۔اس وقت جزائر فجی کے پہلے مبلغ جناب شیخ عبدالواحد صاحب فجی میں آچکے تھے اور یہ لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم مولوی محمد قاسم صاحب بھی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے تھے لیکن میرا اس طرف رجحان نہیں ہوتا تھا۔تاہم اس خواب کے بعد میرا رجحان اس طرف (جماعت کی طرف) ہوا اور مَیں نے اپنے والد صاحب کی طرح شرح صدر سے بیعت کرلی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لینے کے بعد مجھے اسلام سے ایسی محبت اور لگاؤ پیدا ہو گیا اور ایسا فہم وفراست اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ مَیں عیسائیوں کے سامنے نہایت جرأت اور یقین سے اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کے بطلان ثابت کرنے کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا تھا۔

(روح پرور یادیں. صفحه 142)

پھر خلافت ثانیہ کے زمانے کا ہی ایک اور واقعہ ہے۔ سیرالیون کے ابتدائی احمدی دوست پا سانفاتُولا (Sanfatula) پر عجیب رنگ میں اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت کا انکشاف فرمایا۔کہتے ہیں کہ ’’1939ء کے دوران ایک موقع پر جبکہ میں لُونیاں باؤماہون ریاست کے ایک گاؤں میں رہائش رکھتا تھا، مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مالکیہ مسجد کے ارد گرد سے گھاس صاف کر رہا ہوں‘‘ (افریقہ میں عموماً مالکی فرقہ کے لوگ زیادہ ہیں جو ہاتھ چھوڑ کر نمازیں پڑھتے ہیں۔) کہتے ہیں ’’جب مَیں نے کچھ دیر کام کر کے تھکان محسوس کی تو مسجد کے قریب ہی ایک پام کے درخت کے نیچے ذرا ستانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں‘‘ (یہ سارا خواب کا ذکر چل رہا ہے) ’’کہ میرے سامنے کی جانب سے سفید رنگ کے ایک اجنبی دوست ہاتھ میں قرآن کریم اور بائبل پکڑے میری طرف آ رہے ہیں۔میرے قریب پہنچ کے انہوں نے السلام علیکم کہا اور پھر مجھ سے دریافت کیا کہ اس مسجد کے امام کون ہیں۔مَیں انہیں ملنا چاہتا ہوں۔اس پر مَیں ان سے رخصت لے کر امام مسجد کو بلانے چلا گیا جن کا نام الفا (Alpha) تھا۔ہم واپس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مسجد میں ایک سایہ دار کھڑکی سی تیار ہوچکی ہے اور

وہ اجنبی شخص ہماری مسجد میں خود امام کی جگہ پر محراب میں کھڑے ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ہم دونوں کو حکم دیا کہ اس سایہ دار جگہ میں بیٹھ کر ہم انہیں قرآن سنائیں۔ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ وہ اجنبی شخص مسجد سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور ہمارے امام سے مخاطب ہوکر کہا کہ مَیں تمہیں نماز کا صحیح طریق سکھانے کے لئے آیا ہوں۔اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوگیا اور صبح ہوتے ہی اس کا ذکر مَیں نے اپنے مسلمان دوستوں سے کردیا''۔

پھر بیان کرتے ہیں کہ ''اس خواب کے قریباً ایک ہفتہ بعد صبح کے وقت مَیں نے اپنی کدال لی اور اپنی اسی مالکیہ مسجد کے صحن میں گھاس صاف کرنے لگا۔قریباً نصف گھنٹے کے کام کے بعد مَیں نے کچھ تھکان سی محسوس کی اور قریب ہی ایک پام کے درخت کے سائے کے نیچے آرام سے کھڑا ہوگیا۔ابھی چند منٹ گزرے تھے کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب تشریف لا رہے ہیں۔آپ نے قریب آ کے مجھے السلام علیکم کہا اور رہائش کے لئے جگہ وغیرہ دریافت کی۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس لئے تعجب انگیز تھی کہ جو خواب مَیں نے ابھی چند یوم پہلے دیکھا تھا بعینہ وہ آج اسی طرح پوری ہورہی تھی۔(یعنی مولوی الحاج نذیر احمد علی صاحب ہی وہ بزرگ تھے جو خواب میں مجھے دکھائے گئے تھے۔اور لباس بھی تقریباً وہی تھا جو انہوں نے خواب میں پہنا ہوا تھا)۔سو میرے لئے ایسے مہمان کی خدمت ایک خوش قسمتی تھی لہٰذا مَیں آپ کو کسی اور جگہ ٹھہرانے کی بجائے اپنے گھر لے گیا اور خالی کر کے گھر پیش کردیا۔اس کے بعد اپنے مسلمان دوستوں کو بلایا اور انہیں بتایا کہ جو مَیں نے خواب دیکھا تھا اور تمہیں سنایا تھا وہ پورا ہوگیا ہے وہ بزرگ تشریف لے آئے ہیں اور میرے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد مَیں تو احمدی ہو گیا۔اس کے بعد ان کی تبلیغ سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور گاؤں کے اکثر مسلمان جو تھے وہ احمدی ہوگئے۔

(ماخوذ از روح پرور یادیں۔ صفحہ 214-215)

یہ تو مَیں نے 60,50,40 سال پہلے کی باتیں بتائی ہیں۔اس زمانہ میں بھی دلوں کو اللہ تعالیٰ صاف کرتا ہے، پاک کرتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔اب مَیں گزشتہ تین چار سال کے بعض واقعات بتاتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کا سامان فرمایا، کس طرح تائیدات عطا فرمائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں نشانوں کی ابھی بھی کمی نہیں ہے۔شرط صرف یہ ہے کہ انسان پاک دل ہو اور نیک نیتی کے ساتھ ہدایت تلاش کرنے والا ہو۔

مکرم حداد عبدالقادر صاحب (یہ الجزائر کے ہیں) کہتے ہیں کہ 2004ء میں رمضان المبارک میں خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا: آؤ مَیں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے لے چلتا ہوں۔مَیں نے دیکھا کہ تقریباً ایک میٹر اونچی دیوار کے پیچھے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کھڑے ہیں۔آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ پھر دیکھا حضور ﷺ اور دیوار کے مابین ایک گندمی رنگ کا شخص کھڑا ہے جس کی سیاہ گھنی داڑھی ہے۔آنحضور ﷺ نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ، یہ اللہ کا رسول ہے۔پھر آپ مشرقی جانب ایک نور کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ یہ شخص اسی جگہ کھڑا رہتا ہے۔

کہتے ہیں چار سال بعد 2008ء میں اتفاقاً آپ کا چینل دیکھا تو اس پر مجھے اس شخص کی تصویر نظر آئی جس کو مَیں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ دیکھا تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

اسی طرح مصر کی ایک خاتون ہیں ھالہ محمد الجوھری صاحبہ۔ یہ کہتی ہیں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔تو مَیں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرف مصاحبت بخشیں۔انہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو ساتھ لے چلیں گے۔(یعنی مجھے بھی ساتھ شامل کرلیں تو انہوں نے کہا واپسی پہ لے چلیں گے)۔اس رویاء کے بعد مَیں نے صوفی ازم میں حق کی تلاش شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔تو مَیں نے کہا میرے خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہوسکتا۔ باوجود اس کے کہ ان لوگوں کا اصرار تھا کہ مَیں نے انہی کو خواب میں دیکھا ہے۔کہتی ہیں گھر آ کے مَیں ٹی وی چینل دیکھنے لگی۔ یہاں تک کہ ایم ٹی اے العربیہ نظر آ گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مَیں نے اس چینل پہ وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ امام مہدی ہے اور پانی پہ چل رہا ہے۔

پھر عراق کے عبدالرحیم صاحب فنجان کہتے ہیں کہ مَیں نے کچھ عرصہ قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے کہتے ہیں کہ تم ہمارے آدمی ہو۔لہٰذا تمہیں بیعت کر لینی چاہئے۔ سو مَیں اب بیعت کر رہا ہوں۔

یہ واقعات چند سال کے، دو تین سال کے اور مختلف علاقوں کے بتا رہا ہوں۔

اسی طرح ماریشس ایک دور دراز جزیرہ ہے وہاں سے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ روڈرگ ہے۔اس جزیرے کی 36 ہزار کی آبادی ہے اور سارا جزیرہ ہی کیتھولک ہے۔ کہتے ہیں کہ روڈرگ کے دورہ کے دوران ایک دن صبح جب میں تبلیغ کے لئے نکلا تو ایک زیر تبلیغ عیسائی لڑکے کو بھی لے لیا اور جزیرے کی دوسری جانب اس لڑکے کی والدہ اور نانی کے پاس بغیر کسی اطلاع کے پہنچے۔گھر میں داخل ہونے پر ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا اور تبلیغ شروع کردی۔لڑکے کی نانی کہنے لگیں کہ آپ جو پیغام لائے ہیں وہ بالکل سچ ہے اور مَیں اسے قبول کرتی ہوں کیونکہ گھر میں سب موجود لوگ میرے گواہ ہیں اور مَیں نے یہ خواب انہیں آپ کے آنے سے قبل سنا دی تھی کہ اجنبی لوگ آئے ہیں اور مَیں ان کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہی ہوں کہ یہ رشتہ مجھے منظور ہے۔ کہنے لگیں کہ جب آپ میرے گھر کی طرف آ رہے تھے تو مَیں اپنے کمرے سے آپ کو دیکھ کر کہہ رہی تھی کہ یہ تو بالکل وہی لوگ ہیں جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ دو دنوں بعد ہم دوسری مرتبہ گئے اور قرآن کریم اور رسائل اور تصاویر کا تحفہ پیش کیا۔ پھر تیسری مرتبہ گئے اور بیعت فارم لے کر گھر گئے اور شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں تو اس عورت کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہنے لگیں کہ مجھے اس فارم کے پُر کرنے میں ذرا بھی تردّد نہیں۔ کیونکہ کل رات مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے سامنے دو کاغذ لائے گئے ہیں اور بعینہ اسی طرح جیسے آج اس وقت آپ کے ہاتھ میں لمبائی کے رخ پر فولڈ ہیں مَیں نے خواب میں انہیں دیکھا۔اور یہ لوگ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں میری خواب کے گواہ ہیں جو کل مَیں سنا چکی ہوں۔اپنے گھر والوں کو انہوں نے سنا دی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔مَیں بھی یہاں گیا ہوا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہاں جماعت کی دو مسجدیں ہیں اور لوگ آہستہ آہستہ عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

امریکہ سے ایک واقعہ ہے۔ ہمارے مبلغ نے لکھا ہے کہ میکسیکن نژاد (Mexican) پانچ افراد پر مشتمل فیملی نے احمدیت قبول کی۔اس فیملی میں جو خاتون ہیں ان کا نام Jauredui Marielov ہے۔ ان کو مُری نام سے بلاتے ہیں۔انہوں نے اپنا خواب اس طرح سنایا کہ اگرچہ ان کا تمام خاندان کیتھولک ہے لیکن اس نے عیسائیت پر کبھی عمل نہیں کیا۔ جب ان کی عمر 27 سال کی ہوئی تو انہیں ایک تکلیف ہوئی اور یہ ہسپتال گئیں۔انہوں نے بتایا کہ میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں اور مَیں ہمیشہ ایک خدا سے ہی دعائیں مانگتی تھی۔ایک دن خواب میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ایک شیشے پر دیکھی اور اپنے ہاتھ اس پر لگائے کہ مجھے صحت یابی نصیب ہو تو اس دن سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوں۔وہ تصویر ایک شیشے کی مانند تھی اور مَیں آج تک اسے بھلا نہیں سکی۔وہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات میکسیکن نژاد احمدی خاتون سے ہوئی۔انہوں مجھے کتب پڑھنے کے لئے دیں اور احمدیت کا تعارف کرایا۔ان کتابوں میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھی اور تصویر دیکھ کر مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ میرے آنسو بَہ پڑے اور مَیں تصویر دیکھ کر روتی رہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق شناخت کرنے کی توفیق دی ہے اور پھر انہوں نے اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ یہ پڑھی لکھی خاتون ہیں۔

پھر اسی طرح ہمارے بلغاریہ کے مبلغ لکھتے ہیں۔(آپ دیکھیں کہ دنیا میں ہر جگہ پر کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان پیدا فرما رہا ہے) کہ ایک دوست اولیک (Olek) صاحب کافی عرصہ پہلے زیر تبلیغ تھے۔عیسائی تھے۔ان کی بیوی پہلے احمدی ہوچکی ہیں لیکن یہ احمدی نہیں ہوتے تھے۔اس کی وجہ ان کا خاندان بھی تھا جو عیسائی ہے اور چرچ کی دیکھ بھال کا کام ان کے سپرد ہے۔2005ء کے جلسہ سالانہ جرمنی میں ان کو شمولیت کی دعوت دی اس پر یہ مع اہلیہ کے شریک ہوئے (اس وقت انہوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی تھی)۔ واپسی پہ بہت متاثر تھے لیکن بیعت نہیں کر رہے تھے۔ ایک دن ہمارے سنٹر آئے اور کہنے لگے کہ میں نے بیعت کرنی ہے اور مَیں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔مَیں نے پوچھا کہ اب کیا وجہ ہے اتنی جلدی کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آج دوسری رات ہے کہ لگاتار خلیفۃ المسیح (میرا بتایا) خواب میں آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اولیک اگر تم میرے پاس نہیں آتے تو مَیں خود تمہارے پاس آ جاتا ہوں۔اس طرح میرے گھر تشریف لاتے ہیں۔ مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔مَیں نے ارادہ کیا ہے اور آج مَیں احمدیت میں داخل ہوگیا ہوں۔اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت فرماتا ہے۔

کویت کے عبدالعزیز صلاح صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عید کی رات خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔منظر یوں تھا کہ گویا خاکسار امتحان دے رہا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے آ کر مجھ سے امتحان کا پرچہ پکڑ لیا جبکہ وہاں امتحان دینے والے اور بہت سارے لوگ تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے پرچے پر ٹِک کا نشان لگا دیا۔اس کے بعد مَیں نے دیکھا کہ ایک مسجد میں (میرے متعلق کہا کہ) خلیفۃ المسیح الخامس کے ساتھ ہوں۔ میری طرف دیکھ رہے ہیں اور مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔فرش پر بیٹھا ہوں اور لوگ بیعت کر رہے ہیں۔تو مَیں نے بھی قریب جا کے کمر پر ہاتھ رکھ کے بیعت کرلی۔

ماسکو سے ہمارے مبلغ نے لکھا کہ عزت اللہ صاحب 27 مئی کو مشن ہاؤس آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، کہا کہ آج میری بیعت ضرور لے لیں۔ کیونکہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور اس کے بعد مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔انہوں نے کافی جذباتی رنگ میں اپنا

خواب بیان کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک غیر ہموار راستے پر ایک بس میں سوار سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصے میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہوگئی اور وہ راستے سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے کھائی کی طرف ہوگیا تو مَیں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اوپر پہنچ نہیں سکتا۔ اچانک مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شبیہ کو دیکھا کہ وہ آئے اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھایا اور فرمایا کہ میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو تم ہلاک نہیں ہوگے۔ کہتے ہیں کہ مَیں کیسے پکڑوں؟ مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے خود ہی اپنا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر کھینچ لیا۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں ہموار رستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں۔

اسی طرح بورکینا فاسو کے سانو اسحاق صاحب ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ ہمارے محلے کی مسجد میں غیر از جماعت امام نے احمدیت کے خلاف خطبہ دیا اور ریڈیو احمدیہ سننے سے بڑی سختی سے منع کیا۔ مولویوں کے پاس اور کوئی دلیل کا ہتھیار نہیں ہے۔ صرف یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کی باتیں نہ سنو جس طرح کہ مَیں نے پہلے بتایا مکّہ کے لوگوں کا حال تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے امام سے کہا کہ اگر ہم یہ ریڈیو سنیں گے نہیں تو ہمیں حقیقت کا کیا علم ہوگا۔ امام صاحب کہنے لگا کہ نہیں بالکل نہیں سننا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا اچھا ایک طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ اس پر تمہیں اتفاق ہونا چاہئے کہ وہاں بورکینا فاسو میں بوبو جلاسو شہر جو ہے اس میں جتنے بھی مسلمانوں کے فرقے ہیں ان کے نام پرچیوں پہ لکھ کے کسی بچے سے قرعہ اٹھواتے ہیں اور جس کا بھی قرعہ بچے نے اٹھایا اور پرچی پر نکل آیا تو ہم سمجھیں گے کہ وہ جماعت سچی ہے۔ کہتے ہیں، خیر ہم نے جتنے بھی فرقے تھے ساروں کے نام لکھے۔ بچے کو بلایا اس سے پرچی اٹھوائی تو اس پر لکھا ہوا تھا جماعت احمدیہ۔ پھر امام صاحب کو تسلی نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا: نہیں ایک دفعہ اور کرو۔ دوسری دفعہ اٹھایا پھر نام نکلا جماعت احمدیہ۔ پھر تسلی نہیں ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ اٹھایا۔ آخر امام صاحب بڑے پریشان ہوئے مگر ان کے لئے ہدایت کا سامان ہوگیا۔

اسی طرح ناروے کا ایک واقعہ ہے۔ کہتے ہیں ایک صاحب نے امیر صاحب کو کہا کہ 7 مئی 2004ء کا میرا خطبہ جو ٹی وی آ رہا تھا تو ایک غیر از جماعت دوست نے فون کیا اور ملنے کی خواہش کی اور ملاقات پر انہوں نے بتایا کہ خطبہ جمعہ سن کر ان میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ہدایت کے سامان فرما دیتا ہے۔

اسی طرح بوزنیا سے ایک زیر تبلیغ نوجوان نے خواب کے ذریعے بیعت کی ہے اس نوجوان نے خود اپنی خواب بیان کی۔ کہتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک بڑے شہر میں چل رہا ہوں جہاں افراتفری مچی ہوئی ہے۔ وہاں مَیں نے بہت سے یہودی عیسائی اور مسلمان دیکھے جو حیران اور گند سے بھری ہوئی گلیوں میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں جیسے گم گئے ہیں۔ اچانک میری نظر اپنے دائیں طرف پڑتی ہے تو میں ایک خوبصورت درخت دیکھتا ہوں جس کے نیچے لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروہ بیٹھا ہوتا ہے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور پگڑیاں باندھی ہوئی ہیں۔ اس افراتفری کے دوران وہ مکمل سکون سے اور ایک حلقے کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے۔ مَیں خواب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ ضرور احمدی ہیں۔ مَیں ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں اور ان میں شمولیت اختیار کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر ہمارے مبلغ فجی لکھتے ہیں کہ 16 سال کا ایک ہندو تھا اس کی مسلمان لڑکی سے شادی ہوئی تھی اور خود ہندو ہی تھا۔ ایک روز ہم اس کے گھر ملنے کے لئے گئے تو اس نے روتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ اور ان کا لباس اور ٹوپی بالکل یہی تھی جو آپ نے پہن رکھی ہے اس پر اس نے بیعت کر لی۔

پھر ایک کرد مسلمان، قاسم دال صاحب جرمنی میں ہیں وہ اپنی جرمن بیوی اور تین بیٹیوں کے ساتھ جماعت کے تبلیغی سٹال پہ تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر سے بات شروع ہوئی اور خوب غصّہ سے بولے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے بعد کون آ سکتا ہے۔ پندرہ منٹ کی بحث کے بعد آخر ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے ان کا فون نمبر لے لیا، چلے گئے۔ اگلے دن انہوں نے کھانے پر بلایا۔ تبلیغی نشست ہوئی۔ انہوں نے کتابیں بھی دیں۔ دو دن کے بعد ان کا فون آیا کہ مَیں نے کتابیں نہیں پڑھیں اور مَیں نے وہ کتابیں جلا دی ہیں کیونکہ مجھے مولویوں نے یہی کہا ہے کہ ان کی کسی قسم کی چیز پڑھنی بھی نہیں ہے۔ خیر انہوں نے ان کو کہا کہ ٹھیک ہے، نہ مانیں۔ آپ جمعرات کو دوبارہ تشریف لائیں۔ دوستی تو ختم نہیں ہوسکتی۔ تو خیر اس دن وہ آئے اور اس دن روزہ رکھ کے آئے ہوئے تھے کہ احمدی کے گھر سے کھانا بھی نہیں کھانا۔ خیر باتیں کرتے رہے۔ باتیں لمبی ہوتی چلی گئیں اور روزہ کی افطاری کا وقت ہوگیا اور مجبوراً ان کو وہاں روزہ افطار کرنا پڑا۔ کھانا تو کھانا پڑ گیا۔ ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے ان کو کہا کہ آپ مولوی کی باتیں چھوڑیں اور چالیس روز صاف دل ہو کے اللہ تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کے بارے میں درد دل سے دعا کریں اور اس عرصہ میں کوئی تعصب نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ تیسرے دن ان کا ٹیلیفون آیا اور اپنی کام کی جگہ سے آیا کہ تمہارے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی فوٹو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے تو جواب دیا کہ مَیں ابھی کام چھوڑ کے آ رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے غائبانہ آواز آئی ہے کہ ثبوت کیا مانگتے ہو ثبوت تو ہم تمہیں دکھا چکے ہیں اور ساتھ ہی ان کو وہ خواب یاد دلائی گئی جس میں انہوں نے مجھے اس حالت میں دیکھا تھا کہ کسی فوج کی کمان کر رہا ہوں اور فرشتے ساتھ ہیں۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

تو یہ چند واقعات ہیں جو مَیں نے بیان کئے ہیں، مختلف ملکوں کے بے شمار ایسے واقعات ہیں۔ کچھ تو جلسوں پر بیان کئے جاتے ہیں لیکن اتنا وقت نہیں ہوتا کہ سارے بیان کئے جا سکیں۔ میرا خیال تھا کہ قادیان کے جلسے پہ بیان کروں گا لیکن وہاں بھی نہیں ہو سکا۔ بہرحال چند ایک واقعات اتفاق سے اس مضمون کے ضمن میں آ گئے تو مَیں نے بیان کر دیئے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح ہدایت کے سامان فرماتا ہے اور اس طرح آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا کو ہدایت کا راستہ دکھاتا چلا جائے اور ہمیں بھی ہدایت پہ ہمیشہ قائم رکھے۔

آنحضرت ﷺ نے ہدایت پہ قائم رہنے کے لئے بھی بہت ساری دعائیں سکھائی ہیں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا کہ تو کہہ کہ اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے سیدھے راستے پر رکھ اور ہدایت کے ساتھ اپنے سیدھے راستے کو بھی یاد رکھ اور سیدھا رکھنے سے مراد تیر کی طرح سیدھا ہونا ہے۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فی الادعیة حدیث نمبر 6911)

سیدھے راستے کی ہدایت کے بارے میں پہلے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباس میں بتا چکا ہوں کہ تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ حقوق اللہ کی ادائیگی، حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنے نفس کے حق کی ادائیگی لیکن ان سب کا بنیادی مقصد جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ کی طرف لے کے جانا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اَبُو اَحْوَص کو عبداللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ مَیں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفت پاکبازی و رغنیٰ مانگتا ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

پھر ایک دعا سکھائی۔ ابو مالک سے روایت ہے جو انہوں نے اپنے والد سے کی ہے کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا سکھایا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِی کہ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث نمبر 6849)

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے پھر ہمیشہ اس میں اُسے بڑھاتا بھی ہے۔ یہ کہیں رکنے والی چیز نہیں ہے۔ ہدایت تو ہمیشہ آگے لے جاتی ہے۔ جوں جوں انسان ہدایت یافتہ ہوتا ہے اس کا مقام بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اور یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں سکھائی ہے۔ اور اس کی پہلے بھی مَیں کئی دفعہ جماعت کو تحریک کر چکا ہوں۔ جوبلی کی دعاؤں میں بھی شامل تھی۔ اب بعض لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ جوبلی کی جو دعائیں تھیں، اب سال ختم ہوگیا ہے تو کیا اب وہ دعائیں بند کر دیں؟ دعائیں تو پہلے سے بڑھ کر انسان کو کرنی چاہئیں۔ یہ دعائیں تو صرف ایک عادت ڈالنے کے لئے تھیں تاکہ آئندہ صدی میں مزید بڑھ کر دعاؤں کی توفیق ملے۔ اس لئے بند کرنے کا سوال نہیں۔ اب تو ہر احمدی کا کام اس سے بھی بڑھ کر دعائیں کرنے کا ہے۔

قرآن کریم کی جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9) کہ اے ہمارے خدا! ہمارے دلوں کو لغزش سے بچا اور بعد اس کے کہ جو تو نے ہدایت دی ہمیں پھسلنے سے محفوظ رکھ اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا کر کیونکہ ہر ایک رحمت تُو ہی بخشتا ہے۔ تو یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ اَور دعائیں بھی کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تاکہ ان تمام برکتوں اور سعادتوں اور حقیقی خوشحالیوں سے متمتع ہو جاویں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 25. سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ573)

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا خاص طور پر مَیں کہنا چاہتا ہوں جس طرح شروع میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ جب غزوہ احد کے وقت آنحضرت ﷺ کا دانت مبارک شہید ہوا، بلکہ دندان شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا تو یہ صحابہ کرام کے لئے بڑی تکلیف دہ بات تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان لوگوں کے خلاف بددعا کریں۔ آپ نے فرمایا ''مجھے لعنت ملامت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ مَیں خدا کی طرف دعوت دینے والا باعث رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں''۔ پھر آپؐ نے یوں دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے۔

(الشفاء لقاضی عیاض۔ جلد اول صفحہ 61۔ الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ)

یہی دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی سکھائی گئی ہے اور آپؑ کی جماعت کو بھی کرنی چاہئے۔

آج کل پاکستان کے جو حالات ہیں ان میں پاکستانیوں کو خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے۔ یہ مخالفت میں تو بڑھے ہوئے ہیں لیکن اس وجہ سے یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھی بھول چکے ہیں اور یقیناً بھولنا تھا۔ اسی وجہ سے مشکل میں بھی گرفتار ہوئے ہوئے ہیں۔ نہیں سمجھتے کہ کیا حالات ہو رہے ہیں؟ کیا ان کے ساتھ ہو رہا ہے اور کیا ان کے ساتھ آئندہ ہونے والا ہے اور جب تک یہ ہدایت کی طرف قدم نہیں بڑھائیں گے یہ حالات چلتے چلے جائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس ملک پر بھی اور اس قوم پر بھی رحم کرے۔ ان کے لئے روزانہ بڑے درد دل سے دعا کریں کہ احمدیوں کی مخالفت میں آج کل وہاں بڑھ چڑھ کر کوئی نہ کوئی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے۔ گو زندگی کی اس ملک میں کوئی قیمت نہیں ہے۔ مگر احمدی کو صرف اس لئے قتل کیا جاتا ہے، مارا جاتا ہے، شہید کیا جاتا ہے کہ وہ اس زمانہ کے امام کو ماننے والا ہے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی شہادت کی خبر آ رہی ہوتی ہے یا تکلیفوں سے گزرنے کی خبریں آ رہی ہوتی ہیں۔

دو دن پہلے ہی ہمارے ایک مربی صاحب یوم مصلح موعود کے جلسہ سے واپس آ رہے تھے اور بس کے انتظار میں کھڑے تھے کہ ایک دم دو موٹر سائیکل سوار آئے اور انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ تو دوڑ گئے۔ ان لوگوں میں کچھ خوف تھا۔ فائر کرنے والے خود بھی چلے گئے لیکن دوبارہ انہوں نے نشانہ لے کر مربی صاحب پہ فائرنگ کی۔ بہرحال اللہ نے فضل کیا ٹانگوں میں گولیاں لگی ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے اور اس قوم کو بھی عقل دے کہ جس طرف یہ لیڈر اب لے جا رہے ہیں اُن لیڈروں کو بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ ایک تو خود ان کے اندر بددیانتی ہے دوسرے مولوی کے ہاتھ میں چڑھ کے مزید بددیانتی پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور ملک کو انہوں نے داؤ پر لگایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

اس وقت مَیں چند جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بارہ میں مختصر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب کراچی کا ہے۔ ان کی عمر 42 سال تھی اور 22 فروری کو ان کو بھی بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کچھ عرصہ سے آپ کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں اور جو اس علاقہ کا جو SHO ہے، پولیس انسپکٹر۔ اس نے کہا ہے کہ وہاں ایک مدرسہ تھا جہاں سے دو آدمی نکلے ہیں اور ان پہ فائرنگ کر دی۔ بہرحال جہاں یہ کام کرتے تھے جب رات دیر تک گھر نہیں آئے تو گھر والوں نے وہاں سے پتہ کیا تو اطلاع ملی کہ ان کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا ہے۔ بڑے مخلص اور نمازوں کے پابند اور دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ اہلیہ نے خود بیعت کی اور احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور خود ان کا کفیل ہو۔

دوسرا جنازہ ہمارے بہت بزرگ دوست احمدی بھائی منیر حامد صاحب کا ہے جو ایفرو امریکن تھے وہ 21 فروری کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1957ء میں انہوں نے 15 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور نہایت مخلص وفا شعار فدائی احمدی تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ ان کو امریکہ کے پہلے نیشنل قائد خدام الاحمدیہ ہونے کا بھی اعزاز ملا ہے۔ 30 سال سے زیادہ عرصہ صدر جماعت فلاڈلفیا (Philadelphia) رہے۔ 1997ء سے وفات تک یہ جماعت امریکہ کے نائب امیر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ کے والدین مسلمان نہیں تھے اور والد کو تو مذہب سے بھی دلچسپی نہیں تھی لیکن والدہ جو تھیں وہ نہ صرف چرچ جاتی تھیں بلکہ وہ ان کو چرچ کے مشنری کے طور پر کام کی ترغیب دلایا کرتی تھیں۔ 10 بہن بھائیوں میں سے صرف آپ کو مذہب سے لگاؤ تھا اور آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ دیگر بہن بھائیوں نے اس وجہ سے پھر آپ کی مخالفت بھی کی۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ بیمار ہوگئیں تو اس بیماری کے دوران بہن بھائیوں نے ان کا (منیر حامد صاحب کا) نام اس لئے بہن بھائیوں کی فہرست سے نکال دیا کہ یہ مسلمان ہیں اور مسلمان والا نام اگر فہرست میں آ گیا تو ان کو خفت اٹھانی پڑے گی۔ بہرحال چھوٹی عمر میں احمدیت قبول کی بلکہ جب یہ احمدیت قبول کرنا چاہتے تھے اس وقت جماعت نے یہ اصول رکھا ہوا تھا کہ والدین کے یا والد یا والدہ کے یا کسی بڑے کے بھی دستخط ہوں کہ اپنی مرضی سے، دوسرے مذہب، عقیدہ میں جا رہا ہوں۔ تو جب انہوں نے بیعت کا فارم فل (Fill) کیا اور تصدیق کے لئے والدہ کے پاس لے گئے تو انہوں نے انکار کر دیا اور پھر ان کو سمجھایا کہ تم کس طرف جا رہے ہو۔ لیکن ان کی والدہ کا ہمیشہ خیال رہا کہ تم سب بچوں میں سے روحانی طور پر آ گے ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ مَیں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھ کر احمدی ہوا تھا۔ صداقت واضح ہوئی اور پھر انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ کہتے ہیں کہ اس کا جواب جب آیا تو اس خط نے میری کایا ہی پلٹ دی۔ میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی۔ بڑے بے تکلف تھے۔ سادہ طبیعت تھی۔ انکسار تھا طبیعت میں۔ بڑے نیک انسان تھے۔ مجھے بھی کئی دفعہ ملے ہیں۔ عموماً خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ جماعتی جلسوں میں بڑے مؤثر انداز میں تقریر کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سے عشق تھا۔ آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑے محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ خلفاء سے اور خلافت سے بڑا گہرا محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ یہ دو تین سال پہلے بنگلہ دیش کے جلسہ پہ جاتے ہوئے پہلی دفعہ یہاں لندن میں مجھے ملے ہیں اور جب جلسہ سے واپس آئے ہیں پھر دوبارہ ملاقات کی۔ اور کہتے تھے کہ بنگلہ دیش کا جلسہ اور آپ سے ملاقات کے بعد مَیں نئے سرے سے چارج ہو گیا ہوں۔ جب بھی مجھے ملتے بڑے جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ گزشتہ سال جب جلسہ پر امریکہ گیا ہوں تو یہ اپنی بیماری کی وجہ سے جلسہ میں شامل نہیں ہوئے۔ مَیں سمجھا تھا کہ معمولی بیماری ہے لیکن بہرحال پتہ نہیں تھا اور میرا خیال ہے کہ گھر والوں کو بھی پتہ نہیں تھا کہ بیماری میں کتنی شدت ہے۔ اگر مجھے پتہ لگ جاتا تو کسی نہ کسی طرح وقت نکال کے جا کے ان کے گھر ملاقات کر آتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ ہیں اور ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ منیر حامد صاحب کی نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی طرف خاص راہنمائی فرماتا ہے کہ 10 بچوں میں سے صرف ایک کو ہی ہدایت کی توفیق ملی۔

تیسرا جنازہ ہے مکرم محمود احمد صاحب درویش قادیان کا۔ 25؍فروری کو 84 سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بھی نہایت نیک، متقی، نمازوں کے پابند، صابر شاکر انسان تھے درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑی اور جماعت کی خدمت پر آ گئے۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد و خرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں اس وقت خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

پھر اگلا جنازہ سیدہ منیرہ یوسف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم کمال یوسف صاحب کی اہلیہ ہیں۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی۔ ایک لمبی علالت کے بعد 25؍فروری کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ حضرت سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیوین ممالک میں مبلغ کے طور پر بڑا کام کرتے رہے ہیں، یہ ان کے ساتھ رہی ہیں۔ مہمان نواز تھیں۔ مشن ہاؤس وغیرہ کا خیال رکھتی رہیں اور جماعت سے بڑا تعلق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کے ساتھ بڑا تعلق تھا اور ان کے لئے غیرت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔ ان کے خاوند کمال یوسف صاحب اللہ کے فضل سے حیات ہیں۔

پھر امۃ الحئی صاحبہ ہیں جو بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کی اہلیہ اور اسی طرح بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ہیں۔ ان کی بھی اہلیہ کے چند دنوں کے بعد وفات ہوگئی۔ یہ دونوں ہمارے مربی اور اس وقت PS لندن میں کام کرنے والے ہمارے کارکن ظہور احمد صاحب کے والد اور والدہ ہیں۔ ان کی والدہ 27 رجنوری کو فوت ہوئی تھیں اور والد 25 فروری کو فوت ہوئے۔ دونوں بڑے نیک اور دعا گو بزرگ تھے اور اللہ کے فضل سے ان ابتدائی لوگوں میں شامل تھے جو ربوہ میں آ کے آباد ہوئے اور جنہوں نے یہاں اپنا کاروبار وغیرہ کیا۔ ان کے پیچھے ان کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے اور ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ نمازوں کے بعد اب ان کی نماز جنازہ بھی ہوگی۔

ناردرن ریجن گھانا میں ہونے والی

خلافت جوبلی تقریبات

(سال بھر کی جستہ جستہ خبریں)

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ ناردرن ریجن)

2008ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خلافت جوبلی کے سال سے ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔ اس سال کی آمد سے قبل ہی دنیا بھر میں سب جماعتوں نے اسے پورے جوش وخروش سے منانے کا پروگرام بنایا۔ ملکی اورعلاقائی سطحوں پر بے شمار پروگرام ترتیب دئے گئے۔

گھانا کے شمالی علاقہ جات کا ایک ریجن ناردرن ریجن کہلاتا ہے جس کا صدرمقام Tamale ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر میں یہ ریجن بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ خلافت سے قبل قریباً پانچ سال یہاں رہے۔ Depali کا مقام اسی ریجن میں ہے جہاں حضورانور نے گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ فرمایا تھا۔ نیز Salaga نامی قصبہ بھی اسی ریجن میں واقع ہے جہاں حضور احمدیہ سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔

اس ریجن میں سال بھر کے اہم واقعات کا ایک مختصر ساخاکہ ہدیۂ قارئین ہے۔

✿......پورا سال ریڈیو Justice F.M. پر ہر ہفتہ 30 منٹ کے لئے ریڈیو پروگرام پیش ہوئے جن کا موضوع خلافت ہی رہا۔

✿......ریجن کے زیرانتظام ایک بڑے سائز کے کارڈ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصاویر شائع کی گئیں اور سب جماعتوں کو بھجوائی گئیں۔

✿......اس سال خاص طور پر جماعتی لٹریچر کی خرید کی طرف توجہ دلائی گئی۔

✿......ہماری مسجد ایک بڑی شاہراہ پر ہے اس پر جوبلی کے Logo پر مشتمل ایک بینر آویزاں کیا گیا جو دن رات لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا۔

✿......تمام ریجن میں یوم مصلح موعود خاص طور پر منایا گیا اور پیشگوئی کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا۔

✿......اسی طرح جلسہ یوم مسیح موعود بھی ریجن کی سطح پر منایا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی محبت الٰہی اور عشق رسول کے سلسلہ میں تقاریر ہوئیں۔ تمام تقاریر انصار اور خدام نے کیں ۔ پورے ریجن میں 44 مقامات پر یہ جلسے منعقد ہوئے۔

✿......ناردرن ریجن کے احمدیہ مسلم ایجوکیشن یونٹ نے بھی خلافت جوبلی منائی۔ مختلف احمدیہ سکولوں کے مابین Quiz مقابلے ہوئے جن میں اسلام، احمدیت اور خلافت کو موضوع بنایا گیا۔

اسی طرح سکولوں کے مابین فٹ بال کے میچز بھی ہوئے۔ نیز طلباء نے دوملین سیڈیز مقامی طور پر قائم دارالیتامیٰ کو بطورعطیہ دئے۔

✿......جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے ٹمالے میں بورکینافاسو سے جوبلی جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے سائیکل سواروں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا اور یہاں پر احمدی بھائی چارے کا قابل رشک نمونہ دیکھا گیا۔ اس موقع پر احمدی مستورات نے تمام مہمانوں کی ٹی شرٹس جو سفر کے باعث گندی ہو چکی تھیں راتوں رات دھوئیں اور سکھا کر صبح استری کر کے واپس کیں۔

یہاں ہونے والے استقبالیہ میں مکرم امیر صاحب گھانا اور مکرم امیر صاحب بورکینافاسو بھی تشریف لائے۔ اسی طرح ناردرن ریجن کے منسٹر نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے بورکینافاسو کے خدام کے جذبہ کی بہت تعریف کی اور اپنی طرف سے ان خدام کے لئے دو بوریاں چاول، دوبکرے کا پکانے کے تیل کا ایک گیلن اور دوملین سیڈیز نقد پیش کئے۔ اس تقریب کو Cover کرنے کے لئے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی موجود تھے۔

✿......امسال جلسہ سالانہ گھانا میں شرکت کے لئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر تشریف لائے۔ ناردرن ریجن سے 800 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

✿......امسال جلسہ ہائے یوم خلافت بھی جوش وخروش سے منایا گیا۔ اور خلافت کا تعارف قرآن و حدیث کی رو سے اور خلافت کی برکات اور خلفاء کی خدمات پر مشتمل تقاریر ہوئیں۔ ریجن بھر کی 41 جماعتوں میں یہ جلسے ہوئے۔

✿......ٹمالے میں ہونے والے جلسہ خلافت جوبلی میں غیرازجماعت احباب کو بھی دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں 200 سے زائد احباب نے شرکت کی جن میں 55 غیرازجماعت تھے۔

✿......Daboya کے مقام پر ایک فری ہومیو میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 180 افراد کو مفت ادویہ دی گئیں۔ علاقہ کے چیف اور Elders نے اس کو بہت سراہا۔

✿......اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سیرت النبیؐ بھی بڑے جوش وخروش سے منایا گیا ۔ اور آنحضور ﷺ کی محبت الٰہی اور مخلوق پر شفقت کے موضوع پر خدام وانصار نے تقاریر کیں ۔ ایسے جلسے 50 مقامات پر منعقد ہوئے۔

ٹمالے میں بھی یہ جلسہ مرکزی طور پر منایا گیا جس میں تلاوت وقصیدہ کے بعد تین تقاریر ہوئیں ۔ تین بچیوں نے قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس جلسہ میں غیراحمدی آئمہ بھی شریک ہوئے جن میں پانچ بڑے فرقوں کے امام شامل تھے۔ جملہ مہمانوں کو جماعتی لٹریچر بھی تحفہ کے طور پر دیا گیا۔

✿......مورخہ 19 تا 22 نومبر 2008ء کو گھانا بک ڈیویلپمنٹ کونسل کے تحت ٹمالے میں ایک Book fair کا اہتمام کیا گیا جو چاردن جاری رہا۔ یہ فیئر ریجنل لائبریری کے ہال میں لگایا گیا۔ کونسل کی طرف سے تمام پبلشرز کو بلایا گیا تھا۔ اس میں جماعت کی طرف سے ایک سٹال لگایا گیا۔

✿......ناردرن ریجن کی طرف سے خدام، اطفال اور ناصرات کے مابین علمی مقابلے ہوئے۔ یہ مقابلے تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، مقابلہ تقاریر اور کوئز کے مقابلے ہوئے۔ ریجن کی سطح پر فائنل مقابلے ہوئے ان میں ہر سرکٹ سے منتخب اطفال، ناصرات اور خدام نے حصہ لیا۔

ان مقابلوں میں ریجن بھر سے 102 شرکاء شامل ہوئے۔ مجموعی طور پر ٹمالے سرکٹ اول رہا۔ دوسری پوزیشن سلاگا اور تیسری پوزیشن Damongo نے حاصل کی۔ اس موقع پر دو سرکٹ مبلغین کو ان کی کارکردگی کے باعث خاص سرٹیفکیٹ دئے گئے۔

✿......مورخہ 2/نومبر 2008ء کو ناردرن ریجن کے خدام نے ایک جلسہ کیا جس میں ٹی آئی سیکنڈری سکول سلاگا کے ہیڈ ماسٹر نے ''خلافت بحیثیت آئیڈیل لیڈرشپ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس میں غیرازجماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

✿......گھانا کے شعبہ تربیت کی طرف سے Savelugu سرکٹ میں نومبائعین کی تربیت کے لئے دس مبلغین کو بھیجا گیا۔ یہ مبلغین تین تین ماہ کے لئے ان نئی جماعتوں میں رہے اور ان کے ساتھ رہ کر انہیں اسلام احمدیت کی بنیادی باتیں سکھائیں۔

اس کے بعد سرکٹ کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں پورے سرکٹ سے احمدیوں کو مدعو کیا گیا۔ اس میں شرکت کے لئے مکرم امیر صاحب گھانا بھی اکرا سے تشریف لائے۔ اس کانفرنس کے شرکاء کی تعداد 2500 تھی۔

قارئین کرام! اگرچہ کہ جوبلی کا سال اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور ہم 2009ء میں قدم رکھ چکے ہیں مگر اس سال کی لذت اور اس دوران نازل ہونے والی رحمتوں اور فضلوں کی یاد ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ ان تمام کارکنان اور سرکٹ مبلغین کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے جنہوں نے بڑی محنت سے اس سال کے پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدمت دین کا یہ جذبہ ہمیشہ برقرار رکھے اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

✿✿✿✿✿

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے تحت

زونل تربیتی کلاسز کا بابرکت انعقاد

عطاء الحلیم احمد۔ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال مجلس شوریٰ کے فوری بعد پہلی زونل تربیتی کلاسز کی تیاری شروع ہوگئی تھی، زونل قائدین و زونل ناظمین اطفال سے رابطے کیے گئے اور ان کلاسز کے انعقاد کیلئے زونل سطح پر کمیٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا، اخراجات کے تخمینہ جات منگوائے گئے اور ان کلاسز کا مواد تیار کرکے زونز کو ارسال کیا گیا۔ امسال بھی کلاسز کا مواد'' کامیابی کی راہیں ''میں سے لیا گیا جس میں نماز، ارکان اسلام، تاریخ اسلام و احمدیت، مسجد ونماز کے آداب شامل ہیں، نیز مختلف موضوعات جن میں جہاد، اعلیٰ تعلیم کا حصول، تعارف صحابہؓ اور چند تبلیغی موضوعات پر پریزنٹیشن مرکز سے تیار کرکے ارسال کی گئیں۔ امسال بھی کلاسز میں شاملین کے صحابہؓ کے نام پر گروپ بنائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً تمام زونز میں مربیان سلسلہ کے ساتھ سوال وجواب کی محافل منعقد ہوئیں۔ امسال پہلی زونل تربیتی کلاس کا مین پراجیکٹ 100% اطفال کو نماز سادہ یاد کرانا اور جن کو نماز سادہ یاد تھی انہیں نماز باترجمہ مکمل یاد کرانے کی کوشش کی گئی۔ الحمدللہ اس کے خاطرخواہ نتائج ظاہر ہوئے۔ امسال تربیتی کلاسز میں Indoor کھیلیں بھی منعقد کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام کلاسز میں مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کی عاملہ کے ممبران نے دورہ جات کیے، بعض زونز میں نیشنل مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ممبران بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کی پہلی کلاس کا انعقاد 49 زون میں ہوا۔ صرف ایک زون رہ گیا ہے، انشاء اللہ جلد ہی یہ زون بھی کلاس منعقد کرے گا۔ مجموعی طور پر امسال کی پہلی زونل تربیتی کلاس پر **1379** اطفال شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام زونل قائدین وزونل ناظمین اطفال نے اپنی کلاسز کو کامیاب کرنے میں بہت محنت ولگن سے کام کیا۔ آپ کی خدمت اقدس میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام زونل قائدین وزونل ناظمین اطفال کے اخلاص، وفا، صحت، وقت، صلاحیت، عمر اور علم میں بے پناہ برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اسی طرح خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جملہ عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی استقلال کے ساتھ خدمات بجالاتے رہیں اور ہم سب خدام و اطفال پیارے آقا کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ آمین

✿✿✿✿✿✿

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات

بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مختلف مواقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے واقعات بیان فرمائے۔ ذیل میں ان میں سے ایک انتخاب ہدیہ ٔ قارئین ہے۔

کمزوری کا زمانہ

جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کی حالت اور آپ کے ماننے والوں کی حالت بظاہر بہت کمزور تھی۔ میری پیدائش دعویٰ سے پہلے کی ہے اور گو میں نے ابتداء نہیں دیکھی مگر ابتداء کے قریب کا زمانہ دیکھا ہے۔ وہ زمانہ بھی کمزوری کا زمانہ تھا۔ طرح طرح سے مولوی لوگوں کو جوش دلاتے تھے اور ہر ممکن طریق سے دکھ اور تکالیف پہنچاتے تھے۔

(الفضل جلد 11 نمبر 43 صفحہ 6)

مخالفت اور جماعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی ہمیں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزا آتا ہے اس لئے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 265)

مخالفوں سے احسان کا سلوک

ایک دفعہ ایک افسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک معاملہ میں کہا کہ یہ لوگ آپ کے شہری ہیں آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ اس بڈھے شاہ ہی کو پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے جس سے اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں مَیں احسان کر سکتا تھا اور پھر مَیں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔ آگے وہ سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا۔ یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔ پس ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔ (خطبہ فرمودہ 19 نومبر 1926ء خطبات محمود جلد 10 صفحہ 278-277)

تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے

بغیر محنت دینی یا محنت دنیوی کے کوئی انسان عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے زمانہ میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ اب عزت پانے والے یا ہمارے مرید ہوں گے۔ یا ہمارے مخالف ہوں گے چنانچہ فرماتے تھے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیکھ لو وہ کوئی بڑے مولوی نہیں ان جیسے ہزاروں مولوی پنجاب اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں ان کو اگر اعزاز حاصل ہے تو محض ہماری مخالفت کی وجہ سے۔ وہ لوگ خواہ اس امر کا اقرار کریں یا نہ مگر واقعہ یہی ہے کہ آج ہماری مخالفت میں عزت ہے یا ہماری تائید میں گویا اصل مرکزی وجود ہمارا ہی ہے اور مخالفین کو بھی اگر عزت حاصل ہوتی ہے تو ہماری وجہ سے۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 614)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا دعویٰ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوانی کے دوست تھے اور جو ہمیشہ آپ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے انہوں نے اس دعویٰ کے معاً بعد یہ اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو اٹھایا تھا اور اب مَیں ہی اسے تباہ کر دوں گا .... پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا بلکہ بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا کہ اس شخص نے دوکانداری چلائی ہے اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہئے اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمین کہلاتے ہیں آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپ کو مٹانا اور آپ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔

(الفضل جلد 28 نمبر 258 صفحہ 3)

جماعت سے تعلق رکھنے والوں پر علوم کی راہیں کھلتی ہیں

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والوں پر دینی اور دنیوی علوم کی راہیں کھلتی ہیں اور ایسی باتیں ذہن میں آنے لگتی ہیں جو بڑے بڑے عالموں کو نہیں سوجھتیں۔ ہمارے ہاں ایک ملازم ہوتا تھا پہاڑ کا رہنے والا تھا اسے گنٹھیا کی بیماری ہو گئی تھی اور اس کے رشتہ داروں نے اسے گھر سے نکال دیا تھا کہ تو کماتا کچھ نہیں اس لئے ہم تیرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اپنا علاج کرانے کے لئے چلا آیا۔ کسی نے اسے بتایا قادیان کے مرزا صاحب بھی علاج کرتے ہیں وہاں جاؤ یہ سن کر وہ قادیان میں آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا علاج کیا اور وہ اچھا ہو گیا پھر وہ آپ کے پاس ہی رہ پڑا۔ اس کے رشتہ دار اسے لینے کے لئے بھی آئے مگر اس نے جانے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنی دماغی کیفیت کی وجہ سے دین سے اس قدر ناواقف تھا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اس سے پوچھا تمہارا کیا مذہب ہے تو اس نے کہا مجھے تو پتا نہیں ہمارے پنچوں کو معلوم ہو گا ان کو آپ لکھیں وہ بتا دیں گے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے اسے نماز پڑھنے کے لئے کہا اور چونکہ بہت معمولی سمجھ کا آدمی تھا نماز کا شوق دلانے کے لئے اسے کہا اگر تم پانچ وقت کی نمازیں پڑھ لو تو دو روپے دونگا۔ اس نے کہا مَیں نماز میں کیا پڑھوں۔ آپ نے بتایا تم سُبْحَانَ اللّٰہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے رہنا وہ مغرب کی نماز کے لئے کھڑا ہؤا تو اندر سے کسی خادمہ نے اسے آواز دی کہ کھانا لے جاؤ۔ ایک دو آوازوں پر تو چپ رہا پھر کہنے لگا ذرا ٹھہرو نماز پڑھ لوں تو آتا ہوں۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔ اس زمانہ میں احمدیت کی مخالفت ہوتی تھی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر جا کر لوگوں کو قادیان جانے سے روکا کرتے تھے۔ کبھی کبھی حضرت صاحب کی تار لے کر یا کسی اور کام کے لئے وہ نوکر بھی جس کا نام پیرا تھا اسٹیشن پر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب نے اسے کہا تو کیوں وہاں بیٹھا ہے یہاں چلا آ۔ جب مولوی صاحب نے اسے بہت تنگ کیا تو اس نے کہا مَیں اور تو کچھ جانتا نہیں مگر اتنا پتہ ہے کہ مرزا صاحب یہاں سے گیارہ میل دور بیٹھے ہیں ان کے پاس تو لوگ جاتے ہیں اور تمہارے روکنے کے باوجود جاتے ہیں مگر تم یہاں روز اکیلے ہی آتے ہو اور اکیلے ہی چلے جاتے ہو کوئی تو بات ہے کہ مرزا صاحب کے پاس لوگ آتے ہیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1928ء خطبات محمود جلد 11 صفحہ 304)

مسیح موعود علیہ السلام کا ماضی

ہم حضرت مرزا صاحب کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار اعلان فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہو گیا اس نے اپنے رسالہ میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہو گیا اور بگڑ گیا۔ علماء نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہؤا کرتا ہے ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے۔

(معیار صداقت جلد نمبر 6 انوار العلوم صفحہ 61)

حضرت مسیح موعودؑ کا حال

آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے، مقدمے آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعویٰ کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں میں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اُس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔

اسی طرح ہماری جماعت کے پُر جوش مبلغ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے ہیں۔ وہ سناتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کریں گے اور اب مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے ہیں۔ اس پر مولوی عمر الدین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہو گا۔ انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالہ کے سٹیشن پر ملے اور کہا تو کدھر؟ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ کہا تو بہت شریر ہے تیرے باپ کو لکھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہؤا ہے جو کچھ ہؤا ہے۔

(معیار صداقت انوار العلوم جلد 6 صفحہ 62-61)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

مخالفین کا بائیکاٹ اور ایذاءرسانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔ وہ وقت بھی دیکھا جب چوڑھوں کو صفائی کرنے اور سقوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کہیں باہر تشریف لے جاتے تو آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہوا، آپ جتنے لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں، آپ میں سے پچانوے فیصدی وہ ہیں جو اس وقت مخالف تھے یا مخالفوں میں شامل تھے مگر اب وہی پچانوے فیصدی خداتعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد جماعت میں جو شور اٹھا اس کا کیا حشر ہوا۔ اس فتنہ کے سرکردہ وہ لوگ تھے جو صدر انجمن پر حاوی تھے اور تحقیر کے طور پر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک بچہ کی غلامی کرلیں۔ خداتعالیٰ نے اسی بچے کا ان پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ قادیان چھوڑ کے بھاگ گئے اور اب تک یہاں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انہیں لوگوں نے اس وقت بڑے غرور سے کہا تھا کہ جماعت کا اٹھانوے فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے اور دو فیصدی ان کے ساتھ۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیصدی بھی ان کے ساتھ نہیں رہا اور اٹھانوے فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں شامل ہو چکا ہے۔

(خطبات محمود جلد 15صفحہ207)

قادیان کی ترقی کی پیشگوئی

ایک زمانہ تھا کہ یہاں احمدیوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ مسجد کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ چوک میں کیلے گاڑ دیئے گئے تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی کہ گھماروں کو ممانعت کردی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہ دیں۔ ایک زمانہ میں یہ ساری مشکلات تھیں مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی اولادیں احمدی ہوگئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ یہی مدرسہ جس جگہ واقع ہے یہاں پرانی روایات کے مطابق جنّ رہا کرتے تھے اور کوئی شخص دوپہر کے وقت بھی اس راستہ سے اکیلا نہ گزر سکتا تھا۔ اب دیکھو۔ وہ جنّ کس طرح بھاگ گے۔ مجھے یاد ہے۔ اس (ہائی سکول والے) میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست۔ باقی سب بطور مہمان آتے تھے لیکن اب دیکھو خداتعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دی ہے۔

(الفضل جلد نمبر 95 صفحہ 6. ایضاً81/20 صفحہ 3)

✿✿✿✿✿✿✿

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت

یکم جنوری 2009ءکو وقارعمل کی تقریب

(رپورٹ:ندیم احمد ۔ مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو یکم جنوری کے روز جرمنی بھر میں مثالی وقارعمل کا پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی گزشتہ **13** سالوں سے یکم جنوری کے دن جرمنی کے مختلف شہروں میں انتظامیہ کی اجازت سے وقارعمل کے ذریعہ نئے سال کے موقع پر سڑکوں پر آتش بازی سے پڑنے والے گند کو صاف کرنے کا کام کررہی ہے۔ جس میں مقامی انتظامیہ کو یہ پیشکش کی جاتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ مجلس کے ذمہ لگا دیتی ہے۔ الحمدللہ یکم جنوری کے وقارعمل کی وجہ سے جرمنوں کی ایک کثیر تعداد کو اخبارات اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جماعت کا تعارف پہنچتا ہے۔ خاص طور پر سو مساجد کے حوالہ سے اس وقارعمل کی وجہ سے بہت فائدہ پہنچتا ہے اور کئی شہروں میں مسجد کی جگہ لینے کے لیے کوئی مشکل نہیں ہوئی کیوں کہ اکثر لوگوں کو یکم جنوری کے وقارعمل کے حوالہ سے جماعت کا تعارف تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے وقارعمل کی تشہیر مقامی اخبارات میں بھی ہوتی ہے اور اخبارات کی کثیر تعداد وقارعمل کے متعلق مضامین مع تصاویر شائع کرتی ہیں، اس کے علاوہ انٹرنیٹ اخبارات میں بھی وقارعمل کی تشہیر ہوتی ہے۔ الحمدللہ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ یکم جنوری **2009** کو جرمنی بھر کی اکثر مجالس نے نمازِ تہجد اور نمازِ فجر کی باجماعت ادائیگی کے بعد اجتماعی طور پر ناشتہ کیا۔ اور دُعاؤں کے ساتھ اجتماعی وقارِعمل کا آغاز کیا گیا۔ خدام و اطفال اور انصار ہر طرف یکسانیت واتحاد کے ساتھ وقارِعمل میں مشغول ومصروف دِکھائی دیئے۔ جسے نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی بے حد سراہا۔ اس وقارعمل کی پلاننگ ماہ نومبر میں خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے آغاز سے ہی شُروع کردی گئی تھی۔ اور ماہ نومبر میں جرمنی بھر کی تمام 251 مجالس کو وقارعمل کے لیے شہری انتظامیہ سے اجازت لینے کا خط اور میڈیا کو دینے کے لیے خط اور ایک معلوماتی پمفلٹ (جس میں جماعت اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا تعارف تھا نیز وقارعمل کی اہمیت مع چند مشہور اخبارات کے تراشے شامل تھے) تیار کر کے تمام قائدین مجالس کو بھجوایا گیا تا کہ وہ اس پمفلٹ کو بروقت میڈیا اور شہری انتظامیہ کو دے دیں۔ اس پمفلٹ کا بہت فائدہ ہوا اور اخبارات نے جماعت کا تعارف بہت احسن رنگ میں دیا اور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے وقارعمل کو بہت سراہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کے 50 زون کی 251 مجالس میں سے 233 مجالس میں وقارعمل ہوا ،جس کی 97 اخبارات میں تشہیر ہوئی اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی وقارعمل کی خبریں شائع ہوئیں۔ امسال 3 ٹیلی ویژن چینلز اور 2 ریڈیو سٹیشن نے اس وقارعمل کی خبر نشر کی۔ بہت سے شہروں کے میئرز نے شکریہ کے خطوط ارسال کیے۔

احباب جماعت کی خدمت میں تمام ریجنل قائدین، زونل قائدین اور قائدین مجالس اسی طرح ریجنل و زونل ناظم وقارعمل کیلئے خصوصی دعا کی درخواست کرتا ہے۔ ان احباب نے اس پروگرام کو کامیاب کرنے کیلئے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول کرے اور انہیں ہمیشہ نظام جماعت کیلئے پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ:حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خداتعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں۔ اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں ان کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔ اور خداتعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہوکر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خداتعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز درپردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہا گیا۔ بلکہ خداتعالیٰ ان سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھا کررہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کرلیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اس لئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہوسکیں"۔

("ضرورت الامام"۔ روحانی خزائن جلد 13صفحہ478تا 483 مطبوعہ لندن)

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

حفاظت الٰہی کا معجزہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

ایک مثال حفاظت الٰہی کی میں حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں سے پیش کرتا ہوں کنور سین صاحب جو لاء کالج لاہور کے پرنسپل ہیں ان کے والد صاحب سے حضرت صاحب کو بڑا تعلق تھا حتی کہ حضرت مسیح موعودؑ کو کبھی روپیہ کی ضرورت ہوتی تو بعض دفعہ ان سے قرض بھی لے لیا کرتے تھے۔ ان کو بھی حضرت صاحب سے بڑا اخلاص تھا۔ جہلم کے مقدمہ میں انہوں نے اپنے بیٹے کو تار دی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے وکالت کریں۔ اس اخلاص کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ایام جوانی میں جب وہ اور حضرت مسیح موعودؑ مع چند اور دوستوں کے سیالکوٹ میں اکٹھے رہتے تھے حضرت مسیح موعودؑ کے کئی نشانات دیکھے تھے۔ چنانچہ ان نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات آپ دوستوں سمیت سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی اور دل میں ڈالا گیا کہ مکان خطرہ میں ہے۔ آپ نے سب دوستوں کو جگایا اور کہا کہ مکان خطرہ میں ہے اس میں سے نکل چلنا چاہئے۔ سب دوستوں نے نیند کی وجہ سے پرواہ نہ کی اور یہ کہہ کر سو گئے کہ آپ کو وہم ہو گیا ہے مگر آپ کا احساس برابر ترقی کرتا چلا گیا۔ آخر آپ نے پھر ان کو جگایا اور توجہ دلائی کہ چھت میں سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے مکان خالی کر دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا معمولی بات ہے ایسی آواز بعض جگہ لکڑی میں کیڑا لگ جانے سے آیا ہی کرتی ہے آپ ہماری نیند کیوں خراب کرتے ہیں۔ مگر آپ نے اصرار کیا کہ اچھا آپ لوگ میری بات مان کر ہی نکل چلیں۔ آخر مجبور ہوکر وہ لوگ نکلنے پر رضامند ہوئے۔ حضرت صاحب کو چونکہ یقین تھا کہ خدا میری حفاظت کے لئے مکان گرنے کو روکے ہوئے ہے اس لئے آپ نے انہیں کہا کہ پہلے آپ نکلو پیچھے میں نکلوں گا۔ جب وہ نکل گئے اور بعد میں حضرت صاحب نکلے تو آپ نے ابھی ایک ہی قدم سیڑھی پر رکھا تھا کہ چھت گر گئی۔ دیکھو آپ انجینئر نہ تھے کہ چھت کی حالت کو دیکھ کر سمجھ لیا ہو کہ گرنے والی ہے، نہ چھت کی حالت اس قسم کی تھی نہ آواز ایسی تھی کہ ہر اک شخص اندازہ لگا سکے کہ یہ گرنے کو تیار ہے۔ علاوہ ازیں جب تک آپ اصرار کرکے لوگوں کو اُٹھاتے رہے اس وقت تک چھت اپنی جگہ پر قائم رہی اور جب تک آپ نہ نکل گئے تب تک بھی نہ گری۔ مگر جونہی کہ آپ نے پاؤں اُٹھایا چھت زمین پر آ گری۔ یہ امر ثابت کرتا ہے کہ یہ بات کوئی اتفاقی بات نہ تھی بلکہ اس مکان کو حفیظ ہستی اس وقت تک روکے رہی جب تک کہ حضرت مسیح موعودؑ جن کی حفاظت اُس حفیظ کے مدنظر تھی اس مکان سے نہ نکل آئے۔ پس صفت حفیظ کا وجود ایک بالا رادہ ہستی پر شاہد ہے اور اس کا ایک زندہ گواہ ہے۔

(ہستی باری تعالیٰ۔ انوار العلوم جلد نمبر 6 صفحہ 324)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

میرے والد مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی

(ظہور احمد ۔ مبلغ سلسلہ لندن)

خاکسار کے والد مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی (ابن مکرم حبیب اللہ صاحب مرحوم) 25 فروری کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ابا جان اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 26؍فروری کو نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی) نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب (ناظر خدمت درویشاں) نے دعا کروائی۔

ہمارے خاندان کی یہ خوش بختی ہے کہ 27 فروری کو جمعہ کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ابا جان اور امی جان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کا ذکر خیر ان الفاظ میں فرمایا کہ:

"......پھر امۃ الحئی صاحبہ ہیں جو بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ کی اہلیہ اور اسی طرح بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ہیں۔ ان کی بھی اہلیہ کے چند دنوں کے بعد وفات ہو گئی۔ یہ دونوں ہمارے مربی اور اس وقت پی ایس لندن میں کام کرنے والے ہمارے کارکن ظہور احمد صاحب کے والد اور والدہ ہیں۔ ان کی والدہ 27 جنوری کو فوت ہوئی تھیں اور والد 25 فروری کو فوت ہوئے۔ دونوں بڑے نیک اور دعا گو بزرگ تھے اور اللہ کے فضل سے ان ابتدائی لوگوں میں شامل تھے جو ربوہ میں آ کے آباد ہوئے اور جنہوں نے یہاں اپنا کاروبار وغیرہ کیا۔ ان کے پیچھے ان کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درجات بلند فرمائے اور ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے"۔

محترم ابا جان 19 جولائی 1919ء کو "چندر کے منگولے" (ضلع سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ پانچویں جماعت تک احمدیہ سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ 1930ء کو ہجرت کر کے قادیان چلے گئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد 1939ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1941ء میں دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں بطور محرر تقرری ہوئی۔ 42-1941 میں کچھ عرصہ نظارت دعوت وتبلیغ کے تحت تبلیغی دوروں پر بھی جاتے رہے۔ بعدازاں ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے دفتر میں بطور کلرک کام کیا اور 1947ء سے لے کر 1960ء تک دفتر خدمت درویشاں میں حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ 11 جنوری 1960ء کو ہمارے دادا جان کی وفات کے بعد ان کا کپڑے کا کاروبار جو ربوہ میں "حبیب کلاتھ ہاؤس" کے نام سے تھا، سنبھالا۔

محترم ابا جان نے اپنے محلّہ دارالصدر جنوبی ربوہ میں سیکرٹری مال اور صدر محلّہ کی حیثیت سے مختلف اوقات میں 35 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ صدارت کے دوران جو آپ نے سب سے اہم کام کیا اور جس کا آپ اکثر اظہار تشکر کے طور پر ذکر بھی کیا کرتے تھے وہ مسجد بلال گولبازار ربوہ کی تعمیر ہے۔ اس مسجد کے کام میں گورنمنٹ کی طرف سے کافی روکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں مگر آپ مستقل مزاجی کے ساتھ اس نیک کام کے لئے کوشاں رہے یہاں تک کہ 1998ء میں یہ مسجد مکمل ہوگئی۔

آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وہ خطبہ حضورؒ نے مولوی اسلم قریشی کی بازیابی پر ارشاد فرمایا تھا، ٹیپ ریکارڈر پر سنا کر مسجد سے باہر نکل رہے تھے کہ پولیس نے آپ کو گرفتار کر لیا اور آپ ایک ماہ تک چنیوٹ جیل میں رہے۔ یہ مقدمہ ابھی تک چل رہا ہے۔

آپ نیک، دعا گو، نہایت تقویٰ شعار اور جماعت سے محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی بھیبڑے اہتمام سے کیا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے آپ کو بے پناہ عشق تھا اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ خلافت کے شیدائی تھے۔ غیر معمولی وفا اور پیار کا تعلق خلافت کے لئے ان کے ہر عمل سے نظر آتا تھا۔ آپ نے ہمیشہ خلیفۂ وقت سے بہت ہی پیار کا تعلق قائم رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کرتے رہے۔ آپ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ہر دلعزیز انسان تھے۔ طبیعت میں دھیما پن اور برداشت کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ کسی کی طرف سے مزاج کے خلاف بات سن کر بھی خاموش رہتے یا نرمی سے جواب دیتے اور مومنانہ وقار کا خیال رکھتے تھے۔ کافی عرصہ بستر پر رہے لیکن سارا وقت نہایت صبر شکر سے گزارا۔

پسماندگان میں ایک بیٹی مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب اٹک اور پانچ بیٹے مکرم لطیف احمد جاوید صاحب آف ربوہ کلاتھ سٹور، مکرم طاہر احمد صاحب آف کینیڈا، مکرم ناصر احمد صاحب بشیر آف جرمنی، مکرم نور احمد صاحب آف امریکہ اور خاکسار یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا جان سے رحمت وبخشش کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

خاکسار اور میرے بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ہمیں والدین کی جدائی کا صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ہم پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کا سایہ رکھے اور ان کی دعاؤں سے ہمیں ہمیشہ حصہ عطا فرماتا رہے۔ آمین

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 14 فروری 2009ء بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ سروری بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرمہ سروری بیگم صاحبہ 7؍فروری 2009ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ کریم اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ دعا گو، پردہ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ جماعت سے والہانہ محبت تھی اور ہر قربانی کے لیے تیار رہتیں۔ 1953ء میں مخالفین نے گھر کو آگ لگا دی۔ دو کمسن بچوں کو لے کر اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئیں وہاں بھی مخالفین نے پیچھا کیا اور گلا دبانے کی کوشش کی لیکن آپ ثابت قدم رہیں۔ آپ کے کئی قریبی عزیزوں کو راہ مولیٰ میں شہادت کا اعزاز پانے کی توفیق ملی۔ جن میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر مبشر احمد شیخ صاحب شہید آف کراچی آپ کے بیٹے، شیخ بشیر احمد صاحب شہید داماد اور شیخ رفیق احمد صاحب شہید اور شیخ سعید احمد صاحب شہید نواسے تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم چوہدری پیر محمد صاحب (سابق اکاؤنٹنٹ تحریک جدید فارمز سندھ)

مکرم چوہدری پیر محمد صاحب (واقف زندگی) سابق اکاؤنٹنٹ تحریک جدید فارمز 10 نومبر 2008ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک، مخلص اور منکسر المزاج انسان تھے۔ نہایت ایماندار مشہور تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے نور نگر سندھ میں زعیم انصار اللہ اور صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بعد میں ربوہ منتقل ہو گئے۔ موصی تھے اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(2) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ (بیوہ مکرم محمد اسماعیل صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات)

مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ 7؍فروری 2009ء کو بعارضہ فالج لمبی علالت کے بعد CMH کھاریاں میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ عبادت گزار، اور صابر وشاکر نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب 2003ء سے اسیر راہ مولیٰ ہیں جنہیں جیل میں اپنی والدہ کی میت کا دیدار کروایا گیا۔ بیٹے کی اسیری کا طبیعت پر بہت اثر تھا مگر بہادری کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور سب عزیزوں کو تسلی دیتی رہیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ سب بچے خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔

(3) مکرم برادر عبدالرحمان صاحب (آف امریکہ)

مکرم برادر عبدالرحمان صاحب 3 فروری 2009ء کو 99 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1937ء میں بیعت کی۔ آپ کی کاوشوں سے Baltimore میں مشن ہاؤس خریدا گیا۔ آپ احمدیت کے شیدائی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور باقاعدگی سے چندہ ادا کیا کرتے تھے۔ پیرانہ سالی کے باوجود جماعتی پروگراموں میں شرکت کرتے تھے۔

(4) مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب (صدر جماعت ناصر آباد سٹیٹ سندھ)

مکرم ماسٹر محمد یونس صاحب 5 فروری 2009ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک، دعا گو، ملنسار اور ہر دلعزیز تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔ نہایت صابر شاکر اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔ خلافت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے اور خلفاء کی طرف سے جاری تحریکات اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ زعیم انصار اللہ اور اپنی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

(5) مکرم عبدالکریم صاحب (آف ربوہ)

مکرم عبدالکریم صاحب 9 اکتوبر 2008ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک، مخلص اور ایماندار تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں معذور ہونے کے باوجود شوق سے شامل ہوا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل حفاظت کے لئے پہرہ دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم عبدالمجیب شاہد (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

(6) مکرم تنویر احمد ملک صاحب (آف دولمیال)

مکرم تنویر احمد ملک صاحب 29-28 دسمبر 2008ء کی درمیانی شب 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک، مخلص، ملنسار اور ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار کے ساتھ پیش آتے تھے۔ غیروں میں بھی بہت اچھے تعلقات اور رابطے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ مالی قربانیوں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ چکوال اور جماعت احمدیہ چکوال کی ضلعی مجلس عاملہ کے رکن تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور والدہ سوگوار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرمہ نمود سحر رفعت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری طارق احمد صاحب)

مکرمہ نمود سحر صاحبہ 28؍اگست 2008ء کو 31 سال کی عمر میں زچگی کے آپریشن کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نیک مخلص، بہت با اخلاق اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سیرت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5/اپریل 2007ء میں حضرت مرزا نذیر حسین صاحبؓ کی روایات کے حوالہ سے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے بعض درخشندہ پہلو شامل اشاعت ہیں۔

نماز تہجد کا معمول

حضرت مسیح موعودؑ کا معمول تھا کہ رات تقریباً بارہ بجے تک تصنیف کا کام کرتے رہتے پھر سو جاتے اور رات دو بجے پھر اُٹھ بیٹھتے اور وضو کر کے نماز تہجد میں مصروف ہو جاتے اور صبح کی اذان سے تقریباً 15 منٹ پہلے نماز سے فارغ ہوتے۔ آپ کی تہجد میں رکعات زیادہ نہیں ہوتی تھیں، نماز لمبی ہوتی تھی۔ زیادہ وقت سجدوں میں لگاتے۔ جب بھی مجھے حضورؑ کے نماز والے کمرہ میں سونے کا اتفاق ہوا حضورؑ کو میں نے تہجد میں نماز کے دوران سجدہ میں بہت گریہ وزاری کرتے دیکھا جیسے ہنڈیا چولہے پر پک رہی ہو۔ قیام میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کے وقت بھی دعا فرمالیا کرتے تھے۔

موسمِ سرما میں نماز عشاء کے بعد تانبے کی گاگر میں گرم پانی ڈلوا کر اوپر تین لوئیاں ڈال لیتے تھے اور چاروں طرف سے ڈھک دیتے تھے۔ اس طرح وہ پانی تہجد کے وقت تک گرم ہی رہتا۔

دو زرد چادریں یعنی دو بیماریاں حضورؑ کو تھیں۔ ایک دوران سر کی اور دوسری کثرت پیشاب کی۔ حضورؑ تصنیف کرتے وقت یا پڑھتے وقت عمداً ٹہلتے تاکہ دوران سر کے چکروں کا اثر کم ہو۔ پیشاب کے دورے کے اوقات میں حضورؑ تہجد کی دو رکعت پڑھ کر پیشاب کے لئے جاتے اور آکر پھر وضو فرماتے۔ ایک دفعہ میں نے بھی کوشش کی اور حضورؑ سے ذرا فاصلہ پر نماز شروع کی۔ حضورؑ کی نماز اتنی لمبی تھی کہ خاکسار جو کہ تندرست اور مضبوط تھا وہ بھی پون گھنٹے کے بعد تھک گیا اور دو رکعت ختم کرلیں۔ حضورؑ کا دستور نماز تہجد کے بعد عموماً استغفار، تسبیح وتحمید اور درود بکثرت پڑھنے کا تھا۔ تہجد میں جب حضور دو رکعت ختم کرتے تب بھی تسبیح وتحمید کے بعد استغفار پڑھتے پھر نماز شروع کرتے۔ حضورؑ کا معمول تھا کہ اذان صبح کے بعد تھوڑی دیر تک استغفار ہی پڑھتے اور پھر مسجد تشریف لے جاتے۔ مسجد جاتے ہوئے تیز چلتے اور ساتھ ہی کچھ پڑھتے جاتے تھے۔ میں نے کئی بار کوشش کی کہ حضورؑ جو پڑھتے ہیں، میں بھی سن کر پڑھا کروں۔ مگر حضورؑ کی رفتار اتنی تیز ہوتی کہ خاکسار ساتھ مل کر نہ سن سکتا۔ مسجد میں فرض پڑھنے کے بعد اگر کوئی ملنے والے ہوتے تو مسجد میں ٹھہر جاتے۔ ان سے فارغ ہوکر پھر جلد گھر آکر قرآن کی تلاوت فرماتے اور تلاوت کے بعد سیر کے لئے جاتے۔

کھانے کا دستور

جب تک حضورؑ کا لنگرخانہ حضور کے گھر میں تھا تو حضورؑ مہمانوں کے ساتھ گول کمرہ میں کھانا کھایا کرتے تھے۔ حضورؑ کا دستور بھی بہت کم کھانے کا تھا۔ حضور احباب کے ساتھ ہی کھانے پر بیٹھتے اور احباب کے ساتھ ہی کھانے سے اٹھتے۔ اس دوران احباب کے سوالات کا تسلی بخش جواب بھی دیتے۔ حضورؑ روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا توڑ کر ہاتھ میں لے کر اس کو انگلیوں میں ملتے تھے، پھر اس کو نظر کے سامنے لاکر دیکھتے۔ کبھی اس کو سالن سے لگا کر کھا لیتے اور کبھی چھوڑ دیتے۔ مشکل سے نصف روٹی کھائی ہوتی۔ میرا دستور تھا کہ وہ ٹکڑے جو حضور نے چھوڑ دیئے ہوتے تھے ان کو اکٹھا کر کے خود کھا لیتا۔ اور بچی ہوئی روٹی میں سے بھی کچھ کھا لیتا۔ یہ بات میری سمجھ میں ایک عرصہ تک نہ آئی کہ حضور بعض ٹکڑے کھانے سے کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر ایک دن حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ سے یہ سوال پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ اہل اللہ جب کھانے بیٹھتے ہیں تو وہی کھاتے ہیں جس کو خدا کھانے کے لئے کہتا ہے، باقی نہیں کھاتے۔

نماز باجماعت

جب کبھی حضورؑ ناسازیٔ طبع کے باعث مسجد نہ آسکتے تو اپنے گھر والوں کو اکٹھا کر کے خود نماز پڑھا دیتے۔ یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی نماز باجماعت سے ادھر اُدھر ہو جائے۔ اگر کوئی جماعت کے وقت موجود نہ ہوتا تو اس سے باز پرس فرماتے۔

قران سنتے

جب حضورؑ کو دوران سر کی شدید تکلیف ہوتی اور کسی طرح چین نہ آتا تو فرماتے کہ قرآن سنایا جائے۔ حضورؑ قرآن سنتے جاتے اور حضورؑ کی تکلیف کم ہوتی جاتی۔ موجود احباب میں سے کوئی بھی قرآن پڑھتا۔ اندرون خانہ میں نے حضرت اماں جانؓ یا حضرت مصلح موعودؓ کو ایسی حالت میں قرآن سناتے سنا ہے۔

ایک دفعہ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور کی دعا سے تو لاعلاج مریض صحت پاتے ہیں۔ اپنے دوران سر کے لئے حضور صحت کی دعا فرماویں۔ تو حضورؑ نے فرمایا کہ مجھے اپنے دوران سر اور ذیابیطس کے متعلق دعا سے منع کیا گیا ہے۔ یہ دونوں امراض بطور نشان کے ہیں۔ جب سے ماموریت کا دعویٰ کیا ہے۔ تب سے میرے ساتھ یہ امراض ہیں۔

عہد دوستی

میری والدہ محترمہ حیات بیگم صاحبہؓ نے 1892ء میں اُس وقت بیعت کی تھی جب حضورؑ میرے دادا حضرت میاں چراغ الدین صاحبؓ رئیس اعظم لاہور کے ہاں لنگے منڈی میں آئے ہوئے تھے۔ حضورؑ یہاں دعوے سے بھی بہت پہلے آیا کرتے تھے۔ میرے نانا حضرت میاں فیروز الدین صاحبؓ رئیس اعظم لاہور بھی حضورؑ کے بچپن سے واقف تھے۔ والدہ محترمہ گو والدین کی اکلوتی لڑکی اور نواب میاں محمد سلطان صاحب مالک سلطان سرائے لنڈا بازار لاہور کی اکلوتی پوتی اور نواب کریم بخش صاحب وزیراعظم ریاست بہاولپور کی اکلوتی نواسی تھیں۔ مگر ان کو والدین نے خانہ داری کے سارے شعبوں میں اعلیٰ صلاحیت پیدا کرائی ہوئی تھی۔ آپؓ نے بیعت کے بعد حضورؑ سے عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضور جب بھی لاہور تشریف لایا کریں تو حضور کی ذاتی روٹی میں اپنے ہاتھ سے پکا کر پیش کیا کروں۔ حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کے والد سے بھی ہماری دوستی ہے، آپ کے خسر تو میرے پیارے دوست ہیں اسلئے میں آپ کی خواہش کو منظور کرتا ہوں۔ چنانچہ اسی دن سے ہی جب کبھی حضور لاہور تشریف لاتے خواہ کہیں ٹھہرتے تو میری والدہ موصوفہ حضورؑ کے لئے دونوں وقت کا کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے پیش خدمت کرتی تھیں۔ آخری دفعہ جب حضور تشریف لائے اور احمدیہ بلڈنگ میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر تھے۔ ساتھ کا جو مکان خواجہ کمال الدین صاحب کا تھا، اُس میں ملاقات فرمایا کرتے تھے۔ تب بھی حضور کے لئے دونوں وقت حضور کا خاص کھانا میری والدہ اپنے ہاتھ سے پکا کر میرے ہاتھ بھیجا کرتی تھیں۔ دستور یہ تھا کہ ایک وقت کا کھانا کھلا کر اگلے کھانے کے لئے حضور سے دریافت کرلیا جاتا کہ کیا لے کر آیا جائے۔ جو حضور فرماتے وہی کھانا حضور کے لئے پکایا جاتا۔ ایک دفعہ شام کے کھانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کل مونگ کی خشک دال کا سالن بنایا جائے۔ چنانچہ والدہ محترمہ نے وہ تیار کیا۔ اُس دن گھر میں بکرے کے گردے کپورے بھی پکوائے گئے تھے۔ جب میں حضور کا کھانا لانے لگا تو والد صاحب نے ایک پلیٹ میں پکے ہوئے گردے کپورے ڈال کر ساتھ رکھ دیئے اور کہہ دیا کہ حضور سے عرض کردیں کہ گھر میں یہ پکا ہوا تھا حضور اس میں سے تبرک کردیں۔ چنانچہ خاکسار وہ لے گیا۔ لیکن حضورؑ نے صرف خشک دال کا سالن کھایا مگر گردے کپورے والا سالن چھوا بھی نہ تھا۔ اس پر حضورؑ سے عرض کیا گیا کہ والد صاحب نے عرض کی تھی کہ حضور اس کو بھی متبرک کردیں تو حضورؑ مسکرائے اور فرمایا کہ ہم یہ نہیں کھاتے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا ان کا کھانا جائز نہیں۔ فرمایا نہیں کھانا جائز ہے۔ پھر عرض کیا کہ حضور کو پسند نہیں تو پھر حضور نے یہی فرمایا کہ ہم یہ نہیں کھاتے۔ الغرض میں وہ بقیہ کھانا واپس گھر اپنے لے آیا۔ بعد میں مَیں نے حضرت خلیفہ اولؓ سے یہ واقعہ عرض کر کے دریافت کیا کہ حضور نے اس سالن کو چھوا تک نہیں۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ دونوں وہ چیزیں ہیں جن میں پیشاب صاف ہوتا اور ان سے جسم کی غلاظتیں صاف ہوتی ہیں۔ اہل اللہ لوگ ان کو کھانا پسند نہیں کرتے۔ میں بھی اسے استعمال نہیں کرتا۔

حضور کے کپڑے

والدہ محترمہ حضور کے لئے دیسی کرتہ بھی اپنے ہاتھ سے سی کر حضور کو بھجوایا کرتی تھیں۔ جب بھی خاکسار کرتہ لے کر جاتا تو حضور فرماتے: مجھے یہ بہت پسند ہے۔ اسی وقت حضور کمرہ میں جاکر پہلا کرتہ اتار کر اس کو پہن کر باہر آجاتے اور پہنا ہوا کرتہ مجھے دے دیتے جس کو والد صاحب دادا صاحب نانا صاحب باری باری پہنتے اور آخر میں اس کو دھو کر محفوظ کر لیتے۔ حضرت مسیح موعود کے کئی کرتے ہمارے پاس تھے جو 1947ء میں قادیان والی حویلی میں رہ گئے اور ہم دوبارہ اپنے گھر جا سکے نہ وہاں سے کچھ اٹھا سکے۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12/دسمبر 2007ء میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب کے قلم سے حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اختصار کے ساتھ شامل ہیں۔ حضرت امام باقر ہی اُس حدیث کے راوی ہیں جس میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر سورج اور چاند کے گرہن کی خبر دی گئی ہے۔

حضرت امام باقر کا نام محمد بن علی، کنیت ابوجعفر اور لقب باقر تھا۔ آپ حضرت امام حسنؓ کے نواسے تھے۔ ماہ صفر 57ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت امام زین العابدینؒ کی آغوش میں پرورش پائی اس لئے ابتدا سے عبادت و ریاضت سے شغف تھا۔ امام نووی کے نزدیک آپ جلیل القدر تابع تھے اور مدینہ کے فقہا اور ائمہ میں شمار ہوتے تھے۔ اکابر تابعین اور تبع تابعین نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کو مَیں دوست رکھتا ہوں اور اُن کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔ وہ دونوں ہی امام ہدیٰ تھے۔ مَیں نے اپنے اہل بیعت میں سے ہر فرد کو اُن کے ساتھ محبت کرنے والا پایا ہے۔

آپکے سن وفات کے بارہ میں اختلاف ہے۔ 58 یا 61 برس کی عمر میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع مدینہ منورہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی اولاد میں سے حضرت امام جعفر آپ کے جانشین سمجھے جاتے ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 31/اکتوبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایک طویل خوبصورت نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خدا کی ہے یہی سنّت ازل سے تا ابد جاری
گنہ کا گرم جب بھی دہر میں بازار ہوتا ہے
جہاں میں بھیج دیتا ہے وہ تب کوئی بشر ایسا
حقیقت میں جو خلق اللہ کا غم خوار ہوتا ہے
یقیں پرور کلام اُس کا مٹاتا ہے گماں سارے
تزلزل میں جہاں کا عالم افکار ہوتا ہے
بہت ظلم و ستم اُن پر کئے جاتے ہیں دنیا میں
ہر اِک سفّاک و ظالم درپئے آزار ہوتا ہے
یہاں تک نصرت حق آسماں سے خود اُترتی ہے
خدا کی قدرتوں کا کچھ عجب اظہار ہوتا ہے
'خدا کے نیک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب'
عدوِّ حق زمانے میں ذلیل و خوار ہوتا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
27th March 2009 – 2nd April 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 27th March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 8th October 1997.
02:05	Al Maaidah: a culinary programme.
02:25	Dars-e-Malfoozat
03:00	MTA World News
03:15	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 258, recorded on 21st July 1998.
04:25	Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
05:15	Spotlight: An Interview with new converts hosted by Syyed Anwar Shaf.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor recorded on 22nd February 2009.
08:10	Le Francais c'est Facile: lesson no. 42
08:30	Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:20	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Recorded on 1st September 1995.
10:25	Indonesian Service
11:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Tilawat & MTA News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh Mosque, London.
14:10	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Kuch Yaadein, Kuch Baatein: a discussion programme on the life of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra).
18:00	MTA World News
18:10	Le Francais c'est Facile: lesson no. 42 [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	MTA Variety: A documentary on the space shuttle.
23:10	Urdu Mulaqa'at: rec. on 1st September 1995 [R]

Saturday 28th March 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25	Le Francais c'est Facile: lesson no. 42
01:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th October 1997.
03:05	MTA World News
03:20	Friday Sermon: rec. on 27th March 2009.
04:35	Kuch Yaadein, Kuch Baatein
05:20	MTA Variety
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 21st October 1995, Part 2.
08:00	Ashab-e-Ahmed
08:40	Friday Sermon: rec. on 27th March 2009.
09:50	Indonesian Service
10:45	French Service
11:50	Tilawat
12:05	Persecution: a programme about the persecution of Ahmadis around the world.
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Intikhab-e-Sukhan: a live poem request programme.
15:10	Class Jamia Ahmadiyya UK
16:25	Ashab-e-Ahmad
17:00	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:10	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:05	Class Jamia Ahmadiyya UK [R]
22:15	Persecution [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday 29th March 2009

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat & MTA News
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th October 1997.
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:00	MTA World News
03:20	Friday Sermon
04:30	Moshaairah: an evening of poetry
05:30	Attractions of Australia
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor. Recorded on 28th March 2009.
08:20	Canada Independence Day
09:00	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 21st December 2007.
12:00	Tilawat & MTA News
12:10	Seerat-un-Nabi (saw)
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon: Rec. on 27th March 2009.
15:00	Children's class with Huzoor, recorded on 29th March 2009.
16:10	Canada Independence Day [R]
16:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th November 1998.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:25	Huzoor's Tours [R]
23:25	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 30th March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th October 1997.
02:00	Friday Sermon: rec. on 27th March 2009.
03:00	MTA World News
03:15	Question and Answer Session
04:35	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
05:30	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 12th January 2008.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 30
08:35	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th August 1997.
09:40	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 6th February 2009.
10:50	Khilafat Jubilee Quiz
11:20	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
12:00	Tilawat & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon: rec. on 28th March 2008.
15:00	Khilafat Jubilee Quiz [R]
15:45	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:55	French Mulaqa'at: Recorded on 8th August 1997 [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th October 1997.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 31st March 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 30
01:35	Liqaa Ma'al Arab
02:40	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:05	MTA World News
03:25	Friday Sermon: Recorded on 28th March 2008.
04:25	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th August 1997.
05:30	Khilafat Jubilee Quiz
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10	Children's Class with Huzoor.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th December 1998.
09:10	Indonesian Service
10:05	Professor Abdus Salam: a Conference held at Imperial College, London.
11:00	Friday Sermon [R]
12:05	Tilawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Majlis Ansarullah UK Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 26th September 2004.
14:40	Professor Abdus Salam [R]
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:40	Question and Answer Session
17:30	MTA Travel: a visit to Vancouver
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 27th March 2009.
20:30	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:15	Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 1st March 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 5.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st October 1997.
02:35	MTA Travel: a visit to Vancouver, Canada.
03:15	Question and Answer Session
04:15	Professor Abdus Salam
05:15	Majlis Ansarullah UK Ijtema
06:05	Tilawat & MTA News
07:05	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor, recorded on 10th January 2009.
08:25	Shamail-e-Nabwi: an Urdu discussion programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 5th May 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Muzakarah
12:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th March 1985.
15:10	Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Sahibzada Mirza Waseen Ahmad on the topic of 'The existence of Allah'. Recorded on 24th August 2001 in Germany.
15:55	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor, recorded on 10th January 2009 [R]
18:00	MTA World News
18:10	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd October 1997.
20:15	MTA International News
20:50	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
21:50	Jalsa Salana Speeches [R]
22:45	From the Archives [R]

Thursday 2nd March 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:20	Shamail-e-Nabwi
00:55	Hamaari Kaenaat: a programme about the universe.
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd October 1997.
02:15	Seminar
03:00	MTA World News
03:20	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th March 1985.
04:40	Attractions of Australia: a visit to Toowoomba Flower Carnival 2008.
05:15	Jalsa Salana Speeches
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Children's Class with Huzoor, recorded on 21st February 2009.
07:50	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th May 1994.
09:10	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Burkina Faso, West Africa.
10:10	Indonesian Service
11:15	Al Maaidah: a cookery programme
11:40	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al Maaidah
13:00	Bangla Shomprochar
14:20	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 22nd July 1998.
15:30	Huzoor's Tours [R]
16:35	English Mulaqa'at [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
21:40	Shaam-e-Ghazal: an evening of poetry
22:45	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 Friday 20 March, 2009 Issue No. 12

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد ـ مؤرخ احمدیت

امام الزمان کی آفاقی قوتوں کی روح پرور قلمی تصویر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''...... یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خداتعالیٰ کا ہاتھ امام بناتا ہے ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے۔ اور جس طرح الٰہی فطرت نے بموجب آیت کریمہ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ (طٰہٰ:51) ہر ایک چرند اور پرند میں پہلے سے قوت رکھ دی ہے جس کے بارے میں خداتعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اس کو کام لینا پڑے گا۔ اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خداتعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھے جاتے ہیں اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اماموں میں بنی نوع کے فائدے اور فیض رسانی کے لئے مندرجہ ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے۔

اوّل۔ قوت اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو۔ اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس پر آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم:5) کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے۔

دوم۔ قوت امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے۔ یعنی نیک باتوں اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی میں آگے بڑھنے کا شوق۔ یعنی روح اس کی کسی نقصان کو پسند نہ کرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو۔ اور اس بات سے اس کو درد پہنچے اور دکھ میں پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جاوے۔ یہ ایک فطرتی قوت ہے جو امام میں ہوتی ہے۔ اور اگر یہ اتفاق بھی پیش نہ آوے کہ لوگ اس کے علوم اور معارف کی پیروی کریں اور اس کے نور کے پیچھے چلیں تب بھی وہ بلحاظ اپنی فطرتی قوت کے امام ہے۔ غرض یہ دقیقہ معرفت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ امامت ایک قوت ہے کہ اس شخص کے جوہر فطرت میں رکھی جاتی ہے جو اس کام کیلئے ارادہ الٰہی میں ہوتا ہے۔ اور اگر امامت کے لفظ کا ترجمہ کریں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قوت پیشروی۔ غرض یہ کوئی عارضی منصب نہیں جو پیچھے سے لگ جاتا ہے۔ بلکہ جس طرح دیکھنے کی قوت اور سننے کی قوت اور سمجھنے کی قوت ہوتی ہے اسی طرح یہ آگے بڑھنے اور الٰہی امور میں سب سے اول درجہ پر رہنے کی قوت ہے۔ اور انہی معنوں کی طرف امامت کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔

تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کیلئے ضروری اور اس کا خاصہ لازمی ہے۔ چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق اور معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا میں آگے بڑھنے کو چاہتا ہے اسی لئے وہ اپنے تمام دوسرے قویٰ کو اسی خدمت میں لگا دیتا ہے اور رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115) کی دعا میں ہردم مشغول رہتا ہے۔ اور پہلے سے اس کے مدارک اور حواس ان امور کے لئے جوہر قابل ہوتے ہیں۔ اسی لئے خداتعالیٰ کے فضل سے علوم الٰہیہ میں اس کو بسطت عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔ اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ اور وہ نور ان چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (الجمعۃ:4) پس جس طرح مرغی انڈوں کو اپنے پروں کے نیچے لے کر ان کو بچے بناتی ہے۔ اور پھر بچوں کو پروں کے نیچے رکھ کر اپنے جوہر ان کے اندر پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابوں کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے اور یقین اور معرفت میں بڑھاتا جاتا ہے۔ مگر دوسرے ملہموں اور زاہدوں کے لئے اس قسم کی بسطت علمی ضروری نہیں کیونکہ نوع انسان کی تربیت علمی ان کے سپرد نہیں کی جاتی۔ اور ایسے زاہدوں اور خواب بینوں میں اگر کچھ نقصان علم اور جہالت باقی ہے تو چنداں جائے اعتراض نہیں کیونکہ وہ کسی کشتی کے ملّاح نہیں ہیں بلکہ خود ملّاح کے محتاج ہیں۔ ہاں ان کو ان فضولیوں میں نہیں پڑنا چاہئے کہ ہم اس روحانی ملّاح کی کچھ حاجت نہیں رکھتے۔ ہم خود ایسے اور ایسے ہیں۔ اور ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ضرور ان کو حاجت ہے جیسا کہ عورت کو مرد کی حاجت ہے۔ خدا نے ہر ایک کو ایک کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو شخص امامت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اگر وہ ایسا دعویٰ زبان پر لائے گا تو وہ لوگوں سے اسی طرح اپنی ہنسی کرائے گا جیسا کہ ایک نادان ولی نے بادشاہ کے روبرو ہنسی کرائی تھی۔ اور قصہ یوں ہے کہ کسی شہر میں ایک زاہد تھا جو نیک بخت اور متقی تو تھا مگر علم سے بے بہرہ تھا۔ اور بادشاہ کو اس پر اعتقاد تھا اور وزیر بوجہ اس کی بے علمی کے اس کا معتقد نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونوں اس کے ملنے کے لئے گئے اور اس نے محض فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ میں دخل دے کر بادشاہ کو کہا کہ اسکندر رومی بھی اس امت میں بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقعہ ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکھئے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات ولایت کے تاریخ دانی میں بھی بہت کچھ دخل ہے۔ سو امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر اک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کے رو سے بھی، ہیئت کے رُو سے بھی، طبعی کے رُو سے بھی، جغرافیہ کے رُو سے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رو سے بھی اور عقلی بناء پر بھی اور نقلی بناء پر بھی اور امام الزمان حامی بیضۂ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خداتعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا منہ بند کر دے۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دور کرے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے۔

پس ایسا شخص نہایت قابل تعظیم اور کبریت احمر کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ اسلام کا فخر اور تمام بندوں پر خداتعالیٰ کی حجت ہوتا ہے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں ہوتا کہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ کیونکہ وہ خداتعالیٰ کے ارادہ اور اذن سے اسلام کی عزت کا مربی اور تمام مسلمانوں کا ہمدرد اور کمالات دینیہ پر دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے۔ ہر ایک اسلام اور کفر کی کشتی گاہ میں وہی کام آتا ہے اور اسی کے انفاس طیبہ کفرکش ہوتے ہیں۔ وہ بطور کل کے اور باقی سب اس کے جز ہوتے ہیں۔ ؎

او چو کل و تو چو جزئی نے کلی
تو ہلاک استی اگر از وے بگسلی

چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ ناامید ہونا اور نہ ارادہ میں سست ہو جانا۔ بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہیں ایسے ابتلا پیش آ جاتے ہیں کہ وہ بظاہر ایسے مصائب میں پھنس جاتے ہیں کہ گویا خداتعالیٰ نے ان کو چھوڑ دیا ہے اور ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور بسا اوقات ان کی وحی اور الہام میں فترت واقع ہو جاتی ہے کہ ایک مدت تک کچھ وحی نہیں ہوتی۔ اور بسا اوقات ان کی بعض پیشگوئیاں ابتلا کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہیں اور عوام پر ان کا صدق نہیں کھلتا۔ اور بسا اوقات ان کے مقصود کے حصول میں بہت کچھ توقف پڑ جاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ دنیا میں متروک اور مخذول اور ملعون اور مردود کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص جو ان کو گالی دیتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ گویا میں بڑا ثواب کا کام کر رہا ہوں۔ اور ہر ایک ان سے نفرت کرتا اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے اور نہیں چاہتا کہ سلام کا بھی جواب دے۔ لیکن ایسے وقتوں میں ان کا عزم آزمایا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ان آزمائشوں سے بیدل نہیں ہوتے اور نہ اپنے کام میں سست ہوتے ہیں یہاں تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آ جاتا ہے۔

پانچویں قوت اقبال علی اللہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آ پڑے۔ اور کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو۔ اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خداتعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اور پھر ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی محویت کے تضرعات سے آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔ پھر جس طرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتداء میں آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنی خداتعالیٰ کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کر دیتی ہے اور تقدیریں بدلتی ہیں اور الٰہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہیں یہاں تک کہ قضاء وقدر کی ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جس طرح تپ کا مادہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر مسہل کی دوا بھی خداتعالیٰ کے حکم سے ہی اس مادہ کو باہر نکالتی ہے ایسا ہی مردان خدا کے اقبال علی اللہ کی تاثیر ہوتی ہے ؎

آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست
فانی است دوست او دست خداست

اور امام الزمان کا اقبال علی اللہ یعنے اس کی توجہ الی اللہ تمام اولیاء اللہ کی نسبت زیادہ تر تیز اور سریع الاثر ہوتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے وقت کا امام الزمان تھا اور بلعم اپنے وقت کا ولی تھا جس کو خداتعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ نصیب تھا اور نیز مستجاب الدعوات تھا۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام سے بلعم کا مقابلہ آ پڑا تو وہ مقابلہ اس طرح بلعم کو ہلاک کر گیا کہ جس طرح ایک تیز تلوار ایک دم میں سر کو بدن سے جدا کر دیتی ہے اور بدبخت بلعم کو چونکہ اس فلاسفی کی خبر نہ تھی کہ گو خداتعالیٰ کسی سے مکالمہ کرے اور اس کو اپنا پیارا اور برگزیدہ ٹھہراوے مگر وہ جو فضل کے پانی میں اس سے بڑھ کر ہے۔ جب اس شخص سے اس کا مقابلہ ہوگا۔ تو بیشک یہ ہلاک ہو جائے گا اور اس وقت کوئی الہام کام نہیں دے گا اور نہ مستجاب الدعوات ہونا کچھ مدد دے گا۔ اور یہ تو ایک بلعم تھا۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسی طرح ہزاروں بلعم ہلاک ہوئے جیسا کہ یہودیوں کے راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد